

697

ایجندہ

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 27- جون 2008

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

ضمیم بحث بابت سال 2007-08 پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 27۔ جون 2008

(یوم الجمع، 22۔ جمادی الثانی 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9 نج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاؤت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجیم ۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَمَنْ أَحْسَنْ فَوْلًا مِّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۝ أَدْفَعُ بِإِلَيْ هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا أَذْنَى لِذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَوَةً كَانَهُ وَلِيٌ حَمِيمٌ ۝ وَمَا يُلْقَهَا إِلَّا لِذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَهَا إِلَّا ذُو حَظٍ عَظِيمٌ ۝

سورہ حم الحجہ آیت 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا لچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہ کہ میں مسلمان ہوں ۵ اور بھلائی اور برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت لچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ۵ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ۵
و ما علینا الالبلغ ۵

نعت رسول مقبول ﷺ جانب محمد مقبول قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آک واصحابک یا عجیب اللہ
جس کی دربار محمد ﷺ میں رسائی ہوگی
اس کی قسم پہ فدا ساری خدائی ہو گی
جس کی دربار محمد ﷺ میں رسائی ہوگی
سانس لیتا ہوں تو آتی ہے مک طیبہ کی
یہ ہوا کوچھ سرکار ﷺ سے آئی ہوگی
جس کی دربار محمد ﷺ میں رسائی ہوگی

جانب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

چودھری شوکت محمود بسراہ (ایڈو وکیٹ): پوانٹ آف آرڈر۔

جانب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراہ (ایڈو وکیٹ) جانب سپیکر! یہ بات پہلے بھی اس floor پر آچکھی ہے کہ اجلاس جب جلدی شروع ہو جاتا ہے اور خاص طور پر ہم جودور راز علاقوں سے آتے ہیں۔ اجلاس کے دنوں میں ہی لوگوں نے ہمارے پاس کام کے لئے آنا ہوتا ہے اور ابھی ایک ہفتہ اجلاس اور جاری رہنا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ اجلاس کا وقت دو بنجے کے بعد رکھ لیں۔ اب ویسے ہی جو بحث پر تقریریں ہونی تھیں وہ سلسلہ بھی تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ میری آپ سے یہ مودبانہ گزارش ہے کہ چونکہ ہم یہاں پر دو تین بجے تک رہتے ہیں جس وجہ سے دفاتر بند ہو جاتے ہیں۔ دو بنجے کے بعد اگر شام چھ سات بجے تک ہمارا اجلاس چل بھی جائے تو ہم دو بنجے تک دفاتر کے کاموں سے فارغ ہو جائیں گے۔ خاص طور پر میں اپنے علاقے کی بات کرتا ہوں۔ لاہور میں آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہاں پر لوکل رہنے والوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر ہم جودور راز علاقوں سے ہیں ہمارے لئے بہت مسئلہ ہے اس لئے میری مودبانہ گزارش ہے کہ دو بنجے کے بعد اجلاس کا وقت رکھ لیا جائے۔

سرکاری کارروائی

ضمی بجٹ بابت سال 08-2007 پر عام بحث

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ میجر(ر) عبدالرحمن رانا صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 7 ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، یہ کل تک pending کی جاتی ہے۔ اب آج کے اینڈے پر ضمی بجٹ بابت سال 08-2007 پر عام بحث ہے تواب ہم بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ میرے پاس 29 ممبر ان کی فہرست موجود ہے اور اجلاس کا وقت 30:30 بجے تک ہے اس لئے ارکین سے گزارش ہے کہ کم سے کم وقت میں اپنی بات مکمل کریں اور صرف ضمی بحث کے حوالے سے بات کریں۔ آخر میں وزیر خزانہ صاحب بحث speech پر بحث کو wind up کریں گے۔ شکریہ

اب میں دعوت دیتا ہوں محترمہ فرح دیبا، وہ موجود نہیں، جناب افتخار احمد خان، وہ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ عظیمی زاہد بخاری، وہ موجود نہیں ہیں۔ ملک بلاں احمد کھر، تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد نوید انجم، وہ موجود نہیں ہیں، جناب اللہ رکھا، تشریف نہیں رکھتے۔ میاں محمد رفیق بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب شہزاد رسول خان!

جناب شہزاد رسول خان :بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ محترم جناب سپیکر، محترم ارکین اسمبلی السلام علیکم! میں حکومت پنجاب کو پہلا کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج حکومت پنجاب کو اتنے سارے مسائل کا سامنا کیوں ہے؟ یہ سابقہ حکومت کی نااہلی کی وجہ سے ہے جس کی وجہ سے آج لوگ بھوک، غربت اور بے روزگاری کا شکار ہیں۔ آج یہ لوگ کیوں ایوان میں آنے سے کتراتے ہیں؟ صرف اس وجہ سے کہ ہم نے جو بجٹ پیش کیا ہے وہ غریب عوام کی فلاح کے لئے ہے اور پاکستان اور پنجاب کی ترقی کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اور اس ایوان میں موجود معزز ارکین کو مخصوص خطے سے متعارف کروانا چاہتا ہوں جو پاکستان کی ایک تاریخی تحصیل ہے جو تقسیم ہند سے پہلے ضلع مظفر گڑھ کی تحصیل ہیڈ کوارٹر تھی۔ جس کا نام تحصیل علی پور ہے۔ یہ تحصیل ایک جزیرہ نما علاقہ ہے جس کے ایک طرف ہیڈ پنجند ہے اور دوسری طرف دریائے سندھ ہے اور خشکی کا ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے جسے لوگ معاشی سرگرمیوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ اس وقت شاید پنجاب کی اپنی حالت زار کی وجہ

سے یہ تحصیل پسمند ہے۔ اس کے بعد بننے والی تمام تحسیلیں یا تو آج ضلع بن چکی ہیں یا اس سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ اس تحسیل کی حالت زاری ہے کہ اس کی تمام سڑکیں بوسیدہ ہیں یہاں تک کہ عالیٰ شرعت یافتہ ہیں پنجاب میں اس وقت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اور اگر اس پر توجہ نہ دی گئی تو یہ ایک تباہی کا شکار ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! آپاشی کے لئے یہ اس وقت جنوبی پنجاب کا ایک قدرتی سرمایہ ہے جس کی اہمیت آج کل کے دور میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ سابقہ حکومت کی طرح اگر اسے نظر انداز کیا گی تو ایک وسیع ترین علاقہ تباہ و بر باد ہو جائے گا۔ یہاں کے لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت ہے لیکن ٹیکسٹوں کی بھرمار کی وجہ سے اور زرعی قرضوں کی وجہ سے بہت سا علاقہ بخربڑا ہوا ہے۔ اس کی وجہات کا واد، ڈیزیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں اور یہاں نہری پانی کی کمی ہے۔ اس تحسیل کو دودریا لگنے کے باوجود یہاں کے زینداروں کو پانی میا نہیں کیا جاسکتا۔ اس تحسیل کو مانندی میں سیلاب زدہ قرار دے دیا گیا تھا جس کی وجہ سے یہاں پر کوئی فیکٹری، کوئی مل یا کوئی انڈسٹری نہیں وہاں پر لوگوں سے ٹیکس تو ایسے وصول کیا جاتا ہے جیسے وہ لوگ یا تو شوگرمل کے ماں کہوں یا انہوں نے فیکٹریاں لگا رکھی ہوں۔ ایک تو وہاں کے لوگ بھوک کی وجہ سے مر رہے ہیں اور دوسرا ہماری حکومت نے ان پر جو ٹیکس عائد کر رکھے ہیں، ان کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ وہاں کے لوگ اتنے غریب ہیں کہ وہ حکومت کو ٹیکس دینے کے لائق نہیں لہذا امیری آپ سے گزارش ہے کہ ان پر عائد کردہ تمام ٹیکس، ضلعی ٹیکس، زرعی ٹیکس اور زراعت کے قرضے وغیرہ تمام معاف کر دیئے جائیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہاں کے لوگ یا تو خود کشی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یا پھر چوری، ڈکیتی اور بوسن گینگ جیسے لوگ بن کر ظاہر ہو جاتے ہیں جو نہ صرف وہاں کے لوگوں کے لئے بت create problem کرتے ہیں بلکہ ملک کا نام بھی بدنام کرتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کی اتنی آمدن نہیں جتنا ان پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں وہاں کے عوام کی صحت کے بارے میں بھی آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ میرے علاقے کی جو شری آبادی ہے اس کی کل تعداد 50 ہزار ہے اور اس آبادی کے لحاظ سے انہیں ایکر جنسی میں صرف 6 بیلڈ میسر ہیں جو ان کی تعداد کے مطابق بہت کم ہیں۔ اسی طریقے سے وہاں پر اگر کسی کو ایکر جنسی آپریشن کروانا پڑ جائے تو ایک اینس تھیزیز یا مشین جس کی قیمت ایک لاکھ 30 ہزار روپے تقریباً ہے جو کسی جانی تقصیان سے زیادہ نہیں۔ ان کو علاج کے لئے یا تو ملتان نشتر ہسپتال بھیجا جاتا ہے یا پھر بہاؤ پور ہسپتال بھیجا جاتا ہے۔ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ وہاں تک جاتا ہو امریض نج

سکنا ہے یا پھر وہاں جاتے ہی اس کو فوری طبی سولیات میسر ہوں گی۔ اس لئے میری آپ سے التجا ہے کہ فوری طور وہاں پر اس مشین کو میا کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ تحصیل ہر لحاظ سے پسمند ہے اور اسی طرح تعلیم میں بھی سب سے پیچھے ہے اور وہاں پر ڈگری کالج بواز میں ایم اے کی کلاس کا اجر تو کیا گیا ہے لیکن وہاں پر ان کے لئے کوئی خاص بلڈنگ میسر نہیں اور نہ ہی وہاں پر کوئی ایم اے کلاسز کا عملہ موجود ہے لہذا میری آپ سے التجا ہے کہ ان کو وہاں پر بلڈنگ میا کی جائے اور عملہ میسر ہو۔ اسی طرح وہاں پر گرلز کالج میں ایم اے کی کلاسوں کا اجر انہیں ہوا ہے اس کے لئے بھی بندوبست کیا جائے اور وہاں پر pick & drop کے لئے already ایک بس میا ہے لیکن طالبات کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی کم ہے اس لئے میری اس حکومت سے یہ بھی التجا ہے کہ ان کو وہاں پر بس میا کی جائے۔

جناب سپیکر! اس شری آبادی کا 50 ہزار آبادی کے لحاظ سے پینے کے صاف پانی کا فلٹر پلانٹ صرف ایک ہے جو اس شری آبادی کے لئے بہت کم ہے۔ یہ بھی حکومت پنجاب سے گزارش ہے کہ وہاں پر مزید صاف پانی کے لئے فلٹر پلانٹ لگائے جائیں تاکہ وہاں پر لوگوں کو زیادہ سے زیادہ سولیات دی جائیں۔ شکریہ۔ پاکستان زندہ باد

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد عباز احمد اچلانہ! موجود نہیں ہیں، جناب آصف منظور موہل! جناب آصف منظور موہل: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ، کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور آج میں آپ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ایک بات میں معزز ممبر ان کے لئے کہہ دوں کہ یہ ضمنی بحث پر بحث ہے اور ٹائم بھی آج ہمارے پاس بڑا مدد و دہ ہے۔ پانچ منٹ کا ٹائم ہے اور پانچ منٹ کے اوپر جب bell ہو گی اس کے بعد دو منٹ بعد دوبارہ bell ہو گی اور اس کے بعد مائیک بند کر دیا جائے گا۔ شکریہ۔ جی، موہل صاحب!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر آج میں سب سے پہلے تو آپ کو appreciate کرتا ہوں کہ آپ نے آکر تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز کر دیا اور انتظار نہیں کیا کہ House کی تعداد کتنی ہو گی تو یہ ایک بڑی اچھی روایت ہے جو آپ نے شروع کر دی ہے۔

جناب سپریکر! بجٹ کے حوالے سے چونکہ میرے ضلع بہاؤ لنگر کو پہلے بجٹ میں ظاہم بھی نہیں مل سکا مگر میں آپ کی بات کو بھی honour کروں گا کہ زیادہ ظاہم نہیں لوں گا اور میں صرف اپنے ضلع بہاؤ لنگر کی جو بے ضابطگیاں ہیں، اپنے اس floor پر اپنے معزز ارکین کو اور آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں اور خاص طور پر وزیر خزانہ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع بہاؤ لنگر میں 13۔ جون کو چیف سیکرٹری صاحب تشریف لائے اور انہوں نے تمام ڈپارٹمنٹس کی briefing لی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہمارے ضلع میں کروڑوں روپے سابقہ حکومت نے بھیجے ضرور مگر وہ اس کے جو mini dictators تھے وہاں پر، وہاں کے ضلع ناظمین، تحصیل ناظمین، انہوں نے اس بجٹ کے اندر اتنی بے ضابطگیاں کیں جس کو ضلع بہاؤ لنگر کے موجودہ ناظم نے on the floor of District Assembly کما کر سابقہ ڈی۔ سی۔ او طارق فیروز نے اس ضلع میں دوران ایکشن اتنی بے ضابطگیاں کیں کہ وہ 24 کروڑ روپے ضلع ناظم کے نوٹس میں لائے بغیر خرچ کیا گیا۔

جناب والا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ڈی۔ سی۔ او ضلع ناظم کی اجازت کے بغیر فنڈز میں 24 کروڑ روپے کا گھپلا کر جائے۔ اب اس وقت میرے ضلع کی صورتحال یہ ہے کہ ہم 36 کروڑ روپے خسارے میں جا رہے ہیں جس کی وجہ ضلع کا بجٹ 30۔ جون کو پیش نہیں ہو سکتا کیونکہ قواعد کے مطابق جب ایک ضلع خسارے میں جا رہا ہو تو وہ اپنا بجٹ پیش نہیں کر سکتا۔ ہمیں اگر 36 کروڑ روپے صوبہ پنجاب کی حکومت دے گی تو پھر ہم اپنا بجٹ پیش کرنے کے قابل ہوں گے۔ جب میں نے یہ سارا بجٹ دیکھا تو اس بجٹ میں بہاؤ لنگر کو اتنی ترقیاتی سکیمیں نہیں دی گئیں اور ابھی تک سابقہ حکومتوں کے گھپلوں کے باوجود بھی 900 ملین کی on going schemes pending ہیں۔ وہاں پر ایسا ہوا ہے کہ اگر 10 لاکھ روپے میں آٹھ آٹھ سکیمیں چلا دی گئیں۔ ٹھیکیداروں سے پیسے وصول کرنے، کمیشن لے لی اور ان کے tenders کروادیے گئے۔ اسی لحاظ سے میرے ضلع میں 900 ملین کی on going schemes pending نہائندے آج اپنا فنڈ لے کر جاتے ہیں تو پھر ضلع ناظم پہلے اس فنڈ کو on going schemes focus کریں اور میں ان کو پنجاب کا ایک financial event کو بالکل test case دے دیتا ہوں کہ وہ ضلعی ناظم کا احتساب کریں، وہاں کے ڈی۔ سی۔ او کا احتساب کریں، Accounts Officer کا احتساب کریں، ای۔ ڈی۔ سی۔ او (فناں) کا احتساب

کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس طرح عوام کا پیسا جوان لوگوں نے کھایا اور لوٹا ہے وہ عوام تک واپس آ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بجٹ میں جو P.D.A. میں سکیمیں رکھی گئی تھیں اس میں میرے حلقوں پی پی 280 کے حوالے سے 3 کروڑ 17 لاکھ 50 ہزار روپے کی سکیمیں ایسی mention ہیں جن کے آگے پی پی 280 لکھا گیا ہے جبکہ وہ میرے حلقوں کی سکیمیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ ڈاہر انوالہ کی سکیم ہے اب وہ پی پی 280 میں نہیں ہے۔ اس لئے اس کو بھی correct کیا جائے ورنہ میرے اخیال ہے کہ ضلع کے باقی ایم۔پی۔ ایز کسیں گے کہ موبائل صاحب آپ نے تو میں کروڑ روپے کی سکیمیں لے لیں جب کہ وہ میرے حلقوں کی سکیمیں نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس supplementary budget میں، میں اپنے معزز ایوان کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ جو miscellaneous funds ہیں اس میں سچی بات ہے کہ دیکھ کر حیرت اور پریشانی ہوتی ہے کہ ہمارے عوام کا، اس پنجاب کے عوام کا پیسا کس بے دردی سے پرویز الی اور اس کے حواریوں نے لوٹا ہے۔ یہاں پر اگر میں لکھنے پر آتا تو یہ بہت سارے صفحات لگ جاتے مگر چند ایک ایسے ہیں جیسے یہاں پر grant in aid to Ms. Kanwal کوں تھیں وہ کیا تھیں، کوئی آفسیر تھیں یا ان کا کوئی event public میں تھا؟ اس کے بارے میں کچھ نہیں پتا۔ اسی طرح لکھا ہے کہ ملتان کے اندر سات افراد کی امداد کر دی گئی اور ان کو سات لاکھ روپے دے دیے گئے۔ اسی طرح معزز ایکین اسمبلی کا بھی ذکر ہے جیسے grant in aid to سردار پرویز نکی پی پی 183 کو 10 لاکھ روپیہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح grant in aid to چودھری الطاف حسین ایم۔پی۔ اے لیہ کو 12 لاکھ 75 ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ جناب والا! یہ عوام کے ساتھ کیا ہوتا رہا ہے؟ اگر ہم اس پر پورا survey کریں تو Chief Minister House میں بھی minorities کے لئے بھی تیس تیس لاکھ روپے کے function arrange کئے گئے ہیں۔ یہ دیکھیں ہمارے ساتھ کتنی زیادتی ہوئی ہے کہ grant in aid to various persons. There is no name of any body 30 ہزار روپے، یہ پنجاب کے ساتھ کیا ہوا ہے؟ کیا یہی پڑھا لکھا پنجاب تھا، کیا یہی انہوں نے سبز انقلاب لانا تھا؟ انہوں نے عوام کو روٹی سے محروم کر دیا اور ایسے ایسے لوگوں کو انہوں نے بنادیا۔ میں اس کا احتساب چاہتا ہوں۔ چودھری پرویز الی، اس کی پوری کاہینہ کا اور اس میں جو جو بھی involve ہیں چاہے وہ سرکاری افسران ہیں، چاہے غیر سرکاری ہیں ان کا احتساب کیا جائے اور میں چاہتا ہوں

کہ وزیر خزانہ اس معاملہ کو بالکل focus کریں انشاء اللہ تعالیٰ پوری حکومت پنجاب ان کے ساتھ ہے، تمام ایمپلپی - ایزان کی sport میں ہیں ہم عوام کا پیسا جو کھایا گیا ہے اس کو اپنی لانی چاہتے ہیں۔ میرا حلہ مکمل depend rural area پر تھا اور میرے پاس بہاؤ لنگر کی دو تحصیلیں ہیں جس میں تحصیل بہاؤ لنگر کے بھی چکوک ہیں اور تحصیل چشتیاں کے بھی چکوک ہیں یعنی یہ مکمل rural area پر ہے جس میں 19 یو نین کو نسلیں ہیں 10 یو نین کو نسلز مکمل ہیں اور 9 یو نین کو نسلز ہمارے پاس partly ہیں۔ یہ تمام پہمانہ علاقے ہے لہذا وزیر صاحب کو میں گزارش کروں گا کہ جو ہماری پلے سے بنی ہوئی سڑکیں ہیں جو میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے دور میں بنائی گئی تھیں وہاب بہت خستہ حالی کا شکار ہو چکی ہیں اس لئے ہمیں اگر نئی سڑک نہیں دے سکتے تو ہم حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہیں مگر کم از کم پرانی سڑکوں کو repair ضرور کرایا جائے۔ چونکہ ہمارا rural area ہے وہاں B.H.U.S نہیں ہیں جس کی وجہ سے ہمارے علاقے میں بیماریاں ہیں۔ وہاں یہ پانچ ماٹھ پھیل رہا ہے، ٹی بی کا مرض پھیل رہا ہے لہذا ہمیں اپنے rural areas کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب والا! تعلیم حکومت کا target ہے لہذا upgradation کے لئے ہر یو نین کو نسل میں کم از کم ایک ہائی سکول دیا جائے جس سے تعلیم کی طرف توجہ دی جائے۔ آخری بات میں پانی کے حوالے سے کروں گا۔ چونکہ پیئے کا پانی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے جس کے لئے میرے حلقہ میں لوگ اس وقت ترس رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ وہاں پر ڈیگروں کا پانی جس پر کافی جی ہوتی ہے اس کے اندر water pumps لگا کر لوگ اپنے گھروں میں پانی پیتے ہیں۔ میری وزیر خزانہ سے گزارش ہے کہ حلقہ 280 PP میں پینے کے پانی کے لئے water supply schemes کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں وقت کی پابندی بھی کرتا ہوں۔ مربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: موبائل صاحب! بہت شکریہ، آپ نے واقعی وقت کی پابندی کی ہے۔ جناب عبد الوحید چودھری!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میاں نصیر احمد!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محسن لطیف!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ فیاض سرور!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ صغیرہ اسلام!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ بھگی سلیم!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ نسیم ناصر خواجہ!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ محمودہ چیمہ!

محترمہ محمودہ چھیمہ: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور اپنے وزیر خزانہ کو کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ بات تو میری جھوٹی سی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ بت دور رسم تنازع کی حامل ہے۔ ہمارے علاقے میں بلکہ اگر کہا جائے تو پورے پنجاب میں private schools میں teachers میں زیادہ untrained ہوتے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اس کو compulsory کر دیا جائے کہ ان سکولوں میں اساتذہ trained ہونے چاہیں۔ اگر ان کو registration کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے تو یہ زیادہ احسن ہو گا۔ شکریہ جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار قیصر عباس خان!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی!

محترمہ ناظمہ جواد ہاشمی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں قائد ایوان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور محترمہ بے نظیر بھٹو کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جن کی قربانیوں کی وجہ سے آج ہم اس جموروی نظام کا حصہ ہیں۔ پھر میں وزیر خزانہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ذاتی دفعپسی لیتے ہوئے پنجاب کی teachers کا جو بہت بڑا اور پرانا مسئلہ تھا اس کو حل کیا اور احکامات جاری کئے کہ اس کے حل کی طرف توجہ دی جائے۔ اس کے بعد میں supplementary budget کے there is gap جو لوگ between planning and implementation کرتے ہیں اور جو implement کرتے ہیں ان میں بہت فرق ہے۔ بہت ساری ایسی سکیمیں شروع کی گئی ہیں پچھلی بار بھی اور اس سے پچھلے سال بھی جو ابھی تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکیں ان کا time period گزر جانے کے باوجود بھی وہ ابھی تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکی ہیں۔ اب پنجاب اسمبلی کی عمارت کی ہی مثال لے لجئے، دو سال پہلے اسے مکمل ہونا تھا لیکن ابھی تک وہ مکمل نہیں ہو سکی۔ اسی طرح سے کچھ واٹر سکیمیں راوی پنڈی میں شروع کی گئی ہیں، ان کی پائپ لائن بچھانے کے بعد ان میں ایک بار پانی بھی نہیں دیا گیا لیکن اس کے بعد وہ ساری سکیمیں ختم کردی گئیں جن میں ایک سکیم مرد، تحصیل کوٹھ، ضلع راوی پنڈی کی ہے۔ اس کے علاوہ اسی طرح سے ایک سکول جو شکریاں راوی پنڈی میں شروع کیا گیا اس سکول کو تین ماہ کے عرصہ میں مکمل ہونا تھا لیکن پہچاس لاکھ کی لاگت کے باوجود ڈیڑھ سال بھی گزر گیا لیکن ابھی تک اس کا ڈھانچہ بھی مکمل نہیں ہوا۔ اسی طرح اور بت ساری سکیمیں شروع کروائی گئیں جن کا time بھی بہت گزر چکا لیکن وہ مکمل نہیں ہو سکیں۔ سب

سے پہلے اگر ایک قائم کیا جائے جو چیک بھی کرے کہ جو سکیم میں شروع کی جا رہی ہیں ان کو ظام کے اوپر مکمل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ایک پانی کی سکیم ساگری ضلع راولپنڈی میں شروع کی گئی ہے۔ اس کی پائپ لائن کو بچھائے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک وہاں کے لوگوں کو پانی کی سولت میسر نہیں ہوئی۔ بہت شکریہ
جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

یحیر (ر) عبدالرحمن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

یحیر (ر) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں ایک چیز آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی ہال کے ساتھ پہلے parking نزدیک ہوا کرتی تھی، ابھی سکیورٹی کی وجہ سے پارکنگ کافی دور چلی گئی ہے اور مجھے جیسے ایم۔پی۔ اے جن کے پاس ڈرائیور زندگی ہیں ان کو parking میں گاڑی چھوڑ کے آنے میں کافی ظام لگ جاتا ہے اور دقت بھی ہوتی ہے تو میں گزارش کروں گا کہ آپ اگر ڈرائیور سروس گیٹ کے پاس، space کے اوپر میا کر سکیں تو ہمارے لئے آسانی ہو گی تاکہ وہ گاڑی کو parking میں لے جائیں اور وہاں سے لا سکیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ کل میرے چیمبر میں بات ہوئی ہے۔ اس پر ہم بات کر رہے ہیں۔
انشاء اللہ تعالیٰ جلدی اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ محترمہ رفتہ سلطانہ صاحب!

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں کل کے "نوائے وقت" کی ایک خبر پڑھ سکوں۔ کل کے "نوائے وقت" میں ایک خبر ایسی پچھی کہ جس سے بہت کچھ پتا چل سکا۔ جسٹس قاضی مصطفیٰ اسماعیل 26۔ مارچ 1986 کو لاہور ہائی کورٹ کے adhoc judge مقرر ہوئے۔ ان کے والد ڈاکٹر اسماعیل قاضی اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے وائس چانسلر اور چار ممالک کے سفیر تھے۔ جسٹس قاضی نے 1986 میں فوجی صدر ضیاء الحق کی الہیہ پرناروے حکومت کی جانب سے منیا اور سمجھنگ کیس کے الزام لگانے پر جسٹس قاضی کو لاپتا افراد میں شامل کر لیا اور 17 سال تک ان سے کسی کی ملاقات نہ ہونے دی۔ 18 سال کے بعد 1992 میں A.I.F.A کا مقدمہ ان پر درج ہوا۔ 22 سال کے بعد یہ صمات پر رہا ہوئے اور جب یہ باہر آئے تو ان کی الہیہ، ایک بھائی کا قتل اور ڈریٹھ سالہ بچے کے لاپتا ہونے کی خبریں ملیں۔ یہ صدر ضیاء الحق نے ایسے کیا۔ میں کہتی ہوں

کہ یہ جو فوجی صدر ہیں ان کا کام ہی یہی ہے کہ جھوٹ کے ساتھ ایسا کرنا۔ میں کہتی ہوں کہ دو فوجی جرنیل صدر ہوئے ہیں اور دونوں ہی ڈکٹیٹر ہوئے ہیں۔ خیاء الحق کی Mrs جو تھی وہ سمنگنگ کیس اور نشیات میں ملوث پائی گئی اور صدر مشرف جو فوجی جرنیل تھے انہوں نے اپنی الیکٹری کے بارے میں ٹی وی پر یہ انکشاف کیا کہ وہ بڑی اچھی ڈانسر ہے۔ میں نے یہ بتیں جب اخبار میں پڑھیں تو میں تو شرم کے مارے پانی پانی ہو گئی کہ یہ ہمارے صدور کی حالت ہے۔ پتا نہیں کہ اس ہاؤس میں کسی کو شرم آئی یا کہ نہیں؟ میں پانی پانی ہو گئی۔

آوازیں: شیم، شیم۔

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: صدر خیاء الحق صاحب اسی لئے ایک نعت میں بڑے مشور ہوتے تھے۔ وہ کون سی نعت تھی کہ:

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

وہ بات یہی بنی ہوئی تھی کہ نج گو اس نے 18 سال تک قید خانوں میں رکھا۔ وہ سندھ کی جیلوں میں گئے، قیدوں میں گئے، نہ ان کے ساتھ کسی کی ملاقات ہونے دی۔ میں اپنے ان صحافی بجا ہیوں کی شکر گزار ہوں کہ جنموں نے "نوائے وقت" میں یہ مردہ کیس 22 سال بعد اٹھا دالا۔ اس سے صاف پتا چلتا ہے کہ جمورویت اور صحافت دونوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ نہ جمورویت صحافت کے بغیر چل سکتی ہے اور نہ صحافت جمورویت کے بغیر چل سکتی ہے۔ یہ "نوائے وقت" کی خبر تھی۔ میں اپنے ان صحافیوں کو پھر خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے بجٹ کی طرف آتی ہوں۔ میرے صرف تین points ہیں۔

ایک تعلیم، ایک صحت اور development ہے۔ اگر آپ مجھے خوشی سے اجازت دیتے ہیں تو میں پڑھ دیتی ہوں ورنہ میں بیٹھ جاتی ہوں۔ (تہقیق)

جناب سپیکر! معاشرے کے لئے تعلیم و ترقی بہت ضروری ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ بچے، بچہ تعلیم حاصل کرے اور یہ بچے قوم کا سرمایہ ہیں۔ یہ پڑھ لکھ کر روشنی کے مینار بنیں گے اور اس روشنی سے پوری دنیاروشن ہو جائے گی مگر میں ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ نرسی سے لے کر پانچویں جماعت تک کے نصاب کو short کر دیا جائے کیونکہ تھوڑا نصاب بچے کی نشوونما کو برقرار رکھے گا، بچے کی growth ہو گی۔ بچہ معصوم ہوتا ہے، بچے کا وزن دیکھیں کہ نرسی کا بچہ پانچ کلو کا ہوتا ہے اور اس کی

کتابیں 20 کلو کی ہوتی ہیں، جب وہ اٹھا کر سکول جاتا ہے تو اس کی گردن پنگ کی طرح جھپ کھا جاتی ہے۔ (تفصیل)

جناب سپیکر! میرے وزیر خزانہ صاحب نے ماشاء اللہ تعلیم کے لئے بجٹ کافی رکھا ہے۔ میں کہتی ہوں کہ یا تو نصابی کورس کو short کر دیا جائے یا پھر ایسا کریں کہ بچوں کو loading allowance دے دیں تاکہ وہ گدھا گاڑی پر کتابیں لاد کر لے جاسکیں۔ بنچ پر انباوجھ ہے کہ بچ اتنی ساری کتابیں اٹھا کر سکول جاتا ہے، وابسی پر وہ کتابیں گھر لاتا ہے تو قاری صاحب آگئے، قاری صاحب ایک گھنٹہ تک پڑھاتے ہیں اور بنچ کا گلاڈ بانے پر بھی لگے رہتے ہیں، ہا، خاکر کے آٹھ دس دن تک ایسے لگے رہتے ہیں اس کے بعد tutor پڑھانے کے لئے آ جاتا ہے۔ پھر اس کے بعد باپ تھکا ہوا کام سے آتا ہے وہ بھی اس کو پڑھانے لگ جاتا ہے۔

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجد ریاض احمد) پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب!

سینئر وزیر، وزیر آب پاشی و قوت بر قی (راجد ریاض احمد): جناب سپیکر! محترمہ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں اور میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں لیکن میری ان سے گزارش ہے کہ یہ ایک معزز ہاؤس ہے اور ہم جو باتیں کر رہے ہیں پورے پنجاب کی عوام دیکھ رہی ہے وہ بڑے اچھے دلائل دے رہی ہیں لیکن جو بھی گفتگو کریں بڑی سنبھال گی سے کریں۔ ہم اس وقت پنجاب کے بجٹ پر بحث کر رہے ہیں۔ میری انتہائی مودو بانہ گزارش ہے کہ اس forum کا خیال رکھیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں جانتی ہوں کہ یہ بجٹ ہے اور اس پر ایسے آیا جانا چاہئے۔ میں کہتی ہوں کہ اگر--- Implement

جناب قائم مقام سپیکر: ٹائم ختم ہو رہا ہے آپ ایک منٹ میں up wind کر لیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سینئر وزیر صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن جو لوگ grass roots سے آتے ہیں ان کا direct link ہوتا ہے۔ اگر ان کی بات کرنے کا style ایسا ہے تو اسے ignore کیا جائے لیکن وہ حقیقت پر مبنی بات کر رہی ہیں اور میں بھی ہوں کہ تلاطف میں

غلطیاں تو بڑے بڑے بھی کر جاتے ہیں لہذا ایسی بات نہیں کہنی چاہئے یہ serious or direct عواید بتیں ہیں اور یہ بتیں اس floor پر کرنی چاہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر! جی، بہت شکریہ، محترمہ! آپ کے پاس ایک منٹ ہے اپنی بات wind up کریں۔

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے میری حوصلہ افزائی کی۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ تعلیمی نصاب short ہونا چاہئے مجھے امید ہے کہ وزیر تعلیم اس پر ضرور عمل کریں گے اور نصاب کو short کریں گے۔ یہ نصاب بالکل جامع ہونا چاہئے اور کھلیل کھلیل میں بچوں کو سب کچھ سکھانا چاہئے اس سے بچوں کی growth بڑھتی ہے۔ ہر ضلع میں ٹیچرز ٹریننگ سکول بنادیئے جائیں اور ایسے ٹیچر جن کو انگلش آتی ہوان کو وہاں admit کیا جائے۔ سر سید احمد خان نے کما تھا مسلمانو! اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا میں ترقی کرو تو انگریزی سیکھو مگر مولویوں نے کہا کہ اگر ہم نے انگریزی سیکھی تو انگریزوں کے غلام ہو جائیں گے۔ انگریزوں کے غلام کون نہیں ہیں؟ ہمارا ڈکٹیٹر صدر جو Crocodile tears بسا کر اربوں کی امداد لے رہا ہے۔ جناب! وہ Crocodile tears بمار ہا ہے وہ امریکہ والے انگریزوں کا غلام ہے۔ ہمارے اساتذہ کی انگریزی پڑھاتے ہوئے زبان تھتلاتی تھی جب ہم انگریزی بولنے ہیں تو ہماری زبان بل کھاتی ہے۔ لہذا انگریزی پر عبور حاصل ہونا چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی زبان پر ہمیں فخر ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفتہ سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میری دو بتیں رہ گئی ہیں لہذا مجھے عرض کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی ناممکن کام سلسلہ ہے اس لئے تشریف رکھیں پھر کبھی موقع دیا جائے گا۔ بہت شکریہ۔ اب میں محترمہ آصفہ فاروقی کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

محترمہ آصفہ فاروقی: جناب سپیکر! میں نے بجٹ تقریب میں اپنے علاقے کے لئے جو چیزیں مانگی تھیں میں وہی دھراوں گی تاکہ جیسے کسی کو reminder دیا جاتا ہے۔ میری طرف سے یہ reminder ہو گا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرا ضلع پسمند ہے کسی اور ملک میں جس علاقے سے نوبل انعام یافتہ بچہ ہو تو اس علاقے کو بہت ترقی دی جاتی ہے۔ جس علاقے میں زیادہ جرم ہوتے ہوں اس علاقے میں تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ میں ایک واقعہ سناؤں گی کہ فیلڈ مارشل ایوب خان کا دور تھا انہوں نے اعلیٰ افسران کی میٹنگ بلائی ہوئی تھی اور پوچھا کہ بتاؤ ملک میں سب سے زیادہ جرم کہاں ہوتے

ہیں انہوں نے بتایا کہ ضلع جھنگ میں۔ انہوں نے پوچھا کہ ضلع جھنگ کی کون سی تحصیل میں تو ان کو بتایا گیا کہ تحصیل جھنگ میں۔ پھر انہوں نے پوچھا کہ کون کون سے علاقے ہیں تو ان کو بتایا گیا کہ اس میں شر ہے اور کچھ دیہات بھی بتائے۔ پھر پوچھا گیا کہ کون سے دیہات میں جرام ہو رہے ہیں تو ان کو بتایا گیا کہ تھانہ موچی والا کی حدود میں ہو رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے اس کے سد باب کے لئے کیا کیا ہے۔ افسران نے بتایا کہ ہم سے توهہ قاتل، چور، ڈاکو اور راہزن نہیں پکڑے جا رہے لہذا اب آپ بتائیں کہ ہم کیا کریں۔ تو فیلڈ مارشل نے ان کے جواب میں کہا کہ اس علاقے میں زیادہ سے زیادہ سکول کھولیں۔ جماں زیادہ جرام ہو رہے ہے تھے وہاں ایک بھی سکول نہیں تھا۔ جب انہوں نے پرانی سکول سے ٹھیل اور ٹھیل سے ہائی سکول بنوائے تو وہاں جرام کی تعداد کم ہو گئی اور اب یہ وقت ہے کہ وہاں بالکل جرام ختم ہو گئے ہیں۔

جناب والا! جھنگ ایک مردم خیز علاقہ ہے جمال سے ہر دور میں اچھے لوگ آگئے آئے ہیں خواہ بیور و کریمی ہو سیاستدان ہوں یا علم و ادب ہو بلکہ شاعر مجید امجد کا تعلق بھی میرے ضلع سے رہا ہے۔ جب میں سینیئر تھی تو اسی وقت جناب ذوالفقار علی بھٹو سے گرلز ڈگری کالج جھنگ کے لئے ایم۔ اے کی کلاسز کا اجر آکر واپس تھا۔ اب ہمیں وہاں پر میڈیکل کالج چاہئے جو ہم شہید بی بی بنے نظر بھٹو صاحبہ کے نام سے چلانا چاہتے ہیں۔ میری دوسری استدعا ہے کہ جھنگ سے فیصل آباد روڈ بہت تنگ ہے اور اس پر بہت رش ہوتا ہے جس وجہ سے اس پر بہت زیادہ حادثات ہوتے ہیں اور روزانہ اس روڈ پر جانیں ضائع ہوتی ہیں لہذا میں وزیر خزانہ سے درخواست کرتی ہوں کہ جھنگ سے فیصل آباد تک موڑوے طرز پر ڈبل روڈ بنائی جائے تاکہ ہم آئے روز کے حادثات پر قابو پاسکیں۔

جناب سپیکر! میرے اور بھی مطالبات ہیں لیکن چونکہ ان کا تعلق وفاقی حکومت سے ہے اس لئے وہ بہاں پیش نہیں کر رہی وہ میں direct سلمان فاروقی صاحب کو کہوں گی کہ آپ کا بھی ہمارے علاقے سے تعلق ہے اور میرا ضلع آپ کا بھی ضلع ہے لہذا اس کی ترقی کے لئے یہ چیزیں دیں۔ میں جناب! کی وساطت سے کارہ صاحب سے یہ چاہ رہی ہوں کہ جھنگ میں میڈیکل کالج دیا جائے اور جھنگ سے فیصل آباد تک ڈبل روڈ بھی دیا جائے۔ میربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محمد سعید مغل! موجود نہیں ہیں۔ محترمہ راحت اجمل صاحبہ!
موجود نہیں ہیں۔ محترمہ شمیلہ اسلام صاحبہ!

محترمہ شمیلہ اسلام: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ساڑھے آٹھ سالہ آمرانہ دور حکومت کے بعد نئی جموروی حکومت نے انتہائی نامساعد حالات میں جو اپنا پہلا بجٹ پیش کیا ہے میں سمجھتی ہوں کہ وہ انتہائی متوازن بجٹ ہے۔ اس کے لئے میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ان کی کابینہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ جمال یہ جموروی سفر میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قید و بند اور جلاوطنی کا نتیجہ ہے وہیں پر اس میں محترمہ بے نظر بھٹو شمیلہ کا خون بھی شامل ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ریاست کا وجود اس لئے عمل میں آتا ہے تاکہ امن و امان قائم کیا جاسکے اور بغیر انصاف کے امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتی ہوں کہ بجٹ میں جوں کی تجوہ میں اضافہ حکومت کا ایک احسن قدم ہے لیکن میری تجویز ہے کہ جس طرح اعلیٰ عدالتی اور ماتحت عدالتی کے جوں کی تجوہ میں اضافہ کیا گیا ہے اسی طرح ان کے شاف کی تجوہوں میں بھی اضافہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے کہنا چاہوں گی کہ سلیف فناں کا خاتمه حکومت کا ایک اچھا قدم ہے اس وجہ سے غریب اور ہونمار طلبہ کو سامنے آنے کا موقع ملے گا۔ تحصیل کی سطح پر یتیم بچوں کے لئے سکولوں کا قیام اور ایئر کنڈیشنڈ بسوں کی فراہمی اگرچہ بہت اچھی بات ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے چھوٹے اخلاع کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس سکیم سے چھوٹے اخلاع کے بچے بھی مستقید ہو سکتے۔ تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لئے میری تجویز ہے کہ سرکاری اداروں میں بڑھانے والے اساتذہ اور کالجوں میں بڑھانے والے پروفیسروں کی تجوہوں میں نہ صرف اضافہ کیا جائے بلکہ انھیں دیگر مراعات بھی دی جائیں اور اس کے بدلتے میں انہیں پابند کیا جائے کہ وہ ٹیوشن نہیں پڑھائیں گے کیونکہ ٹیوشن پڑھانے کی وجہ سے وہ سکولوں میں توجہ نہیں دے پاتے اور جس سکول کا رزلٹ اچھا ہو وہاں کے اساتذہ کو انعام و کرام سے بھی نوازا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر اسٹری ٹیکسٹ بھی ختم کر دیا جائے تو ہم ٹیوشن مافیا کی حوصلہ شکنی کر سکتے ہیں۔ میں ایک اور بات کہنا چاہوں گی کہ میٹرک کی سطح پر طلباء کے نصاب میں کچھ مضامین ایسے ہیں جو کہ انہیں معاشی طور پر مستحکم بنائے ہیں مثلاً بیوٹیشن اور زراعت سے متعلق کورسز ہیں لیکن انہیں dead کر دیا گیا ہے اگر کچھ اخلاع کو ماذل بناؤ کر وہاں یہ مضامین active کر دیئے جائیں تو میں سمجھتی ہوں کہ جو طالبات میٹرک کر کے گھروں میں بیٹھ جاتی ہیں وہ کسی نہ کسی طریقے

سے روزگار کما سکتی ہیں۔ نیزان مضمین کو پڑھانے کے لئے نیا شاف appoint کریں اور میری خواہش ہے کہ اس سلسلے کا آغاز کیا جائے۔ میں ایک اور بات کہنا چاہتی ہوں کہ پچھلی حکومت نے جو ”پڑھا لکھا پنجاب“ کا نعرہ لگایا تھا انہوں نے اپنے پچھلے بجٹ میں کالج کے دو ہزار اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے کافی بجٹ رکھا تھا مگر کسی استاد کو ٹریننگ نہیں دی گئی۔ اسی طرح گورنمنٹ کالج میں جو تریننگ و آرائش کے منصوبے تھے وہ بھی مکمل نہیں کئے گئے لہذا میری خواہش ہے کہ ذمہ داران افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یہ وہی حکومت تھی جس کی روشن خیالی کے باعے میں کسی شاعر نے کہا تھا ۔

عام آدمی کو کس قدر خوشحال کر دیا
دھوپی کو اس کی پھاڑ کر رومال کر دیا
کرتا ہے قتل یہیں اور خود کشی غریب
اس زندگی نے اس کا برا حال کر دیا
جائیں گے کس منہ سے وہ اپنے رب کے پاس
کہ ہم نے اپنے ہی ملک کا کیا حال کر دیا

جناب سپیکر! صحت کے حوالے سے کہنا چاہوں گی کہ kidney centres کا قیام حکومت کا بہت اچھا منصوبہ ہے لیکن میری خواہش ہے کہ جن علاقوں میں پہلے سے kidney centres موجود ہیں انہیں active kidney centre کیا جائے۔ ضلع وہاڑی میں بھی ایک ہے جو کہ active نہیں ہے۔ دیگر شہروں کی طرح ضلع وہاڑی میں بھی Hepatitis کی بیماری بت بڑھتی جا رہی ہے۔ میری حکومت سے استدعا ہے کہ kidney and Hepatitis کی جتنی ادویات ہیں وہ میا کی جائیں اور ان بیماریوں کے free tests کی مفت کئے جائیں۔

جناب سپیکر! کل منشیات کا عالمی دن تھا اس حوالے سے کہوں گی کہ ضلع وہاڑی میں بھی دیگر شہروں کی طرح منشیات کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ منشیات کے عادی مریضوں کی بھالی کے لئے نہ صرف centre بنایا جائے بلکہ اس میں staff بھی میا کیا جائے۔ ایمر جنسی وارڈ کی حالت سب کے سامنے ہے اگر وہاں کوئی مریض چلا جائے تو ڈاکٹر نہیں ہوتا، اگر غلطی سے ڈاکٹر موجود ہو تو لواحقین کے ہاتھ میں ادویات کی ایک اتنی لمبی فہرست پکڑا دی جاتی ہے کہ جتنی دیر میں وہ ادویات آتی ہیں مریض expire ہو چکا ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ایمر جنسی وارڈ کے لئے ایسا

حکم دیا جائے، اسی پالیسی بنائی جائے کہ اگر ایر جنی وارڈ میں کوئی مریض expire ہو جاتا ہے تو ڈیوٹی ڈاکٹر اور staff کے خلاف سخت سخت action لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شمیلہ اسلام صاحبہ! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلام: جناب سپیکر! میرے ضلع وہاڑی سے بجٹ کے حوالے سے کوئی نمائندگی نہیں ہوئی لہذا مجھے اپنے علاقے کے مسائل بیان کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی ساری باتیں ٹھیک ہیں لیکن آج میں نے پہلے سے ایک اصول طے کر لیا ہے۔ اس لئے تشریف رکھیں۔

نو منتخب رکن پنجاب اسمبلی میاں مجتبی شجاع الرحمن کا حلف

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک منتخب رکن میاں مجتبی شجاع الرحمن، پی پی-141 حلف دینے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں، حلف لے لیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب معزز رکن میاں مجتبی شجاع الرحمن، پی پی-141 نے حلف اٹھایا

اور حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

ضمی بجٹ بابت سال 2007-08 پر عام بحث

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!

سردار خالد سلیم بھٹی: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! ظلم و جبر کی سیاہ رات کے خاتمے کے بعد اس روشن صبح میں ایک اچھا اور متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگر گزشتہ حکومت کے کارناموں کا ذکر کیا جائے تو یہ پانچ منٹ جو آپ نے دیئے ہیں ناکافی ہیں۔ اس کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ وہ ایک بادشاہ تھا جو اپنی مشاہے بے دریغ ملکی وسائل کو خرچ کرتا رہا۔ اس موجودہ بجٹ کے حوالے سے میری کچھ گزارشات ہیں۔ میرے حلقوں میں

پچھلی دفعہ (ن) لیگ کے ایم۔پی۔ اے منتخب ہوئے تھے، تحصیل ناظم پیپلز پارٹی سے تھا جبکہ ضلع ناظم (ق) لیگ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے تمام بجٹ اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ وہاں پر نہ تو پیپلز پارٹی کو چلنے دیا گیا اور نہ ہی (ن) لیگ کے ایم۔پی۔ اے کو کوئی فندزدی یے گئے کہ جن سے میرے حلقوں کے مسائل حل ہو سکتے۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ میرے حلقوں کو ترجیحی بنیادوں پر اس بجٹ میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر! بورے والا شر جس کو Boorey wala city of education اور express کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس بجٹ کتاب میں میرے اس شر کو تعلیم کے حوالے سے بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح صحت کے حوالے سے عرض کروں گا کہ بورے والا کے حلقوں پی۔ 233 میں ایک Q.H.Q. ہسپتال ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس بجٹ میں ہمارے Burn Unit اور Dialysis Centre قائم کرنے کے لئے فنڈز رکھے جاتے مگر اس موجودہ بجٹ میں اسے بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ صاحب اس بارے میں خصوصی شفقت فرمائیں۔

جناب سپیکر! بورے والا حلقوں پی۔ 233 زرعی شعبہ میں ایک اپنا مقام رکھتا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یہاں پر زرعی یونیورسٹی کے ایک sub-campus کا اجراء کیا جاتا مگر اس بجٹ کتاب میں اس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے آٹھ سالہ دور حکومت میں drainage system کے حوالے سے حلقوں پی۔ 233 میں کوئی فنڈز نہیں دیے گئے جس کے باعث وہاں پر drainage system بالکل ختم ہو چکا ہے۔ اس منصوبہ کے حوالے سے میں نے بجٹ تجویز دیں تھیں۔ میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ ترجیحی بنیادوں پر بورے والا میں drainage system کے لئے فنڈز جاری کئے جائیں۔

جناب سپیکر! سڑکوں کے لئے ساڑھے 17۔ ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس میں سے 331 سکمیوں کے لئے ساڑھے 14۔ ارب روپے خرچ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی شفقت سے میرے علاقے کے لئے اس بجٹ کتاب میں 11 کروڑ روپے کا ایک منصوبہ شامل کیا گیا ہے مگر ساتھ ہی ایک شرط لگادی گئی ہے کہ یہ چار کلو میٹر کی سڑک چار سال میں مکمل ہو گی۔ اس سے توابیے ہو گا کہ ایک کلو میٹر سڑک پہلے سال میں بن جائے گی اور جب دوسرا

سال میں اس کا دوسرا حصہ شروع ہو گا تو پہلے سال میں بنائی گئی سڑک ٹوٹ چکی ہو گی۔ وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس سڑک کے لئے یکمشت فنڈز جاری کئے جائیں کیونکہ وہاں پر ٹرینک کا ہجوم ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس سڑک کو ایک سال میں مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! drainage system کے حوالے سے میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے sucker machine and jetting machine کا ایک منصوبہ دیا تھا۔ اس پر تقریباً ایک کروڑ 40 لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ مجھے ایم۔ پی۔ اے فنڈ میں 80 لاکھ روپے دیئے گئے تھے۔ میرا خیال تھا کہ اس سارے funds کو میں ان مشینوں کی خریداری کے لئے استعمال کروں گا مگر اس فنڈ کے ساتھ شرط رکھی گئی تھی کہ آپ نے پانچ لاکھ یا ہاں پر خرچ کرنے ہیں، دس لاکھ روپے وہاں پر خرچ کرنے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ یا تو اس شرط کو ختم کر دیں یا پھر وزیر خزانہ صاحب اپنی طرف سے ہمارے علاقے کے لئے sucker machine and drainage machine کی خریداری کے لئے فنڈز جاری فرمادیں تاکہ وہاں پر jetting machine صحیح ہو سکے اور جو گڑا بل رہے ہیں وہ properly کام کر سکیں۔

آخر میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ایک مرتبہ پھر گزارش کروں گا کہ میرے شر بورے والا، حلقوں پی۔ پی۔ 233 کے لئے خصوصی شفقت فرماتے ہوئے فنڈز جاری کئے جائیں۔ بہت مرحومی، شکریہ

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کا رہ) بپاہنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں میاں مجتبی شجاع الرحمن جو 2002 سے لے کر 2007 تک پچھلی اسمبلی میں بھی ہمارے ساتھی رہے ہیں کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اپوزیشن میں ہم نے جو وقت گزاریہ نہایت ہی active member کے لئے انسوں نے بہت محنت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب جدوجہد کے لئے انسوں نے بہت محنت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی وجہ سے وزیر اعلیٰ صاحب نے انہیں ہاؤس میں elect ہونے سے پہلے ہی کا بینہ کا وزیر چننا اور آج میں میاں مجتبی شجاع الرحمن کو اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ آج House میں بھی ہمارے ساتھ ہیں cabinet میں بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین) وزیر انسانی حقوق والیتیں (جناب کامران باعثیل) جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق والی میں (جناب کامران مائیکل) جناب سپیکر! میں میاں مجتبی شجاع الرحمن کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی اتحاد گھر ایویوں سے اپنی طرف سے اور پورے ایوان کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جیسا کہ ماضی میں انہوں نے جمورویت کے فروع کے لئے اپنا سیاسی کردار ادا کیا ہے۔ یہ اب بھی اس مشکل گھڑی اور اس مشکل دور میں اپنا شبت کردار عوام کی فلاں و بہود کے لئے اور جموروی اداروں کے استحکام کے لئے سرانجام دیں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، موہل صاحب!

جناب آصف منظور موہل: جناب والا! میں بھی جنوبی پنجاب اور ضلع بہاولنگر کی طرف سے میاں مجتبی شجاع الرحمن کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ جنوبی پنجاب میں کا ایک بہت بڑا excise network ہے۔ ہماری ان سے برادرانہ اپیل ہے کہ اس کو بھی بڑے اچھے اور احسن انداز سے وہاں پر اسے check out کیا جائے۔ مریانی۔

جناب کرم اللہ بندیاں: جناب والا! میں نے نام لکھ کر دیا تھا لیکن مجھے بات کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جناب موجود نہیں تھے آپ کا نام پکار آگیا ہے۔

جناب کرم اللہ بندیاں: جناب والا! اس سلسلے میں ایک شعر عرض ہے۔

هم لوگ نکل جائیں گے اس بزم وفا سے
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! میں دل کی اتحاد گھر ایویوں سے میاں مجتبی شجاع الرحمن بلکہ پاکستان مسلم لیگ کے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف اور جناب آصف علی زرداری کو مبارکباد دیتا ہوں کہ کل کے ایکشن میں ہمارے alliance بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کامیابی پر میں اس ایوان کو اور پورے پاکستان کے عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ کافی دوست اس سلسلے میں بات کرنا چاہتے ہیں تو میں تمام ایوان کی طرف سے میاں مجتبی شجاع الرحمن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں کی میاں صاحب کی جو پارٹی خدمات ہیں اور جس طرح قیادت نے بھی ان پر اعتماد کیا ہے تو اس سے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب کے درکاروں کا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ جی، میاں مجتبی شجاع الرحمن!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبی شجاع الرحمن): بسم اللہ الرحمن الرحيم ۵ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا اور اس معزز ایوان کے جتنے بھی ممبر ان ہیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آج میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خصوصی مرتبانی فرمائی اور میں بلا مقابلہ ممبر منتخب ہو کر اس ایوان میں پہنچا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بلا مقابلہ منتخب ہونے کا سارا credit میرے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے۔ یہ ان کی قیادت پر لوگوں کا اظہار اعتماد تھا کہ میرے مقابلے میں جو سات، آٹھ امیدوار تھے انہوں نے withdrawal کیا اور انہوں نے مجھے بلا مقابلہ منتخب کیا۔ یہاں پر میں اپنی party alliance پاکستان پیپلز پارٹی کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ میری بلا مقابلہ کامیابی میں پاکستان پیپلز پارٹی کی بھی مرتبانی ہے۔ میں ان کے قائد جناب آصف علی زرداری اور پیپلز پارٹی کی قیادت کا منسون ہوں کہ جنہوں نے میرے مقابلے پر اپنا امیدوار کھڑا نہیں کیا۔ اس وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں بلا مقابلہ منتخب ہوا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پچھلے پانچ سالوں دور میں ہم لوگ اس اسمبلی میں جب اس سائیڈ پر اپوزیشن میں بیٹھتے تھے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خصوصی فضل و کرم کیا اور آج ہم لوگ حکومت میں ہیں Treasury Benches پر ہیں۔ میرے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جیسے فرمایا کہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب نہیں بلکہ خادم اعلیٰ پنجاب بن کر پنجاب کے عوام کی خدمت کروں گا۔ میں بھی یہاں پر آج یہ عزم کرتا ہوں اور یہ بات on the floor کوں گا کہ انشاء اللہ وزیر بن کر نہیں بلکہ خادم بن کر پنجاب کے عوام کی خدمت کریں گے۔ میں یہاں پر یہ بات بھی کوں گا کہ وہ آمر وہ جابر وہ غاصب جو ایوان صدر میں بیٹھ کر سازشیں کر رہا ہے۔ پانچ سال میں اسمبلی میں اور ویسے آٹھ سال تک اس کی آمربیت اور جابریت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ اب بھی وہ ایوان صدر میں بیٹھ کر جو سازشیں کر رہے ہیں

ہم یہاں پر یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ یہ کہتے تھے کہ میاں محمد نواز شریف اس ملک میں نہیں آ سکتے۔ وہ یہ کہتے تھے کہ محترمہ بے نظر بھٹو اس ملک میں نہیں آ سکتیں۔ مگر آج آپ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دونوں قائدین اس ملک میں آئے اور محترمہ نے جمیعت کی خاطر اور پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی خاطر جام شہادت نوش فرمایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف آج پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کی لڑائی لڑ رہے ہیں آج ہم ایوان کے اندر کھڑے ہو کر یہ عزم کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان میں آمریت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کریں گے اور آنے والے دور میں آمریت کا راستہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے روکیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہم نے انشاء اللہ تعالیٰ پنجاب کے عوام کی میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں خدمت کرنی ہے۔ میں یہاں پر اپنی آخری بات کہنا چاہوں گا کہ ہم اس پر شدید سراپا احتجاج ہیں کہ آج P.C.O کے Judges نے جس طرح ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کی disqualification کی ہے اس پر پاکستان کے 16 کروڑ عوام سراپا احتجاج ہیں، خصوصاً پنجاب اور اس حلقے کے عوام ناراض ہیں۔ لوگوں میں ان جگوں کے خلاف جو نفرت تھی وہ اور زیادہ بڑھی ہے۔ اس میں ہماری اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ میاں محمد نواز شریف جو اس ملک کے 16 کروڑ عوام کے دلوں کی دھڑکن ہیں ان کے قائد ہیں ان کو قومی اسمبلی کا ایکشن لڑ کر اسمبلی میں جانا چاہئے اور وہاں پر پاکستان کے عوام کو represent کرنا چاہئے۔ میں آخر میں آپ سب لوگوں کا اپنے قائدین کا تمام ایوان کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ عارفہ خالد پرویز!

محترمہ عارفہ خالد پرویز: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کو اور جناب تنویر اشرف کارمہ کو کہ انہوں نے بے حد friendly I will just go to the bullet environment points کیونکہ وقت کم ہے۔ جماں پر تعلیم کی بات ہوئی ہے اس میں کمپیوٹر زمکان خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے کہ وہ بہت زیادہ تعداد میں سکولوں کو فراہم کئے جائیں گے۔ میرے خیال میں سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اس سے پہلے computer based curriculum بنایا جائے

کیونکہ computer کو ایک کارکی طرح سیکھنے کی ضرورت نہیں ہے اس پر research oriented curriculum بنانے کی بہت ضرورت ہے۔ دوسری چیز میں یہ کہوں گی کہ شام mother's training buildings خالی ہوتی ہیں ان کو schools کی centres بنا یا جائے خاص طور پر دیکی علاقوں میں کیونکہ جو ہماری مائیں ہیں ان کو بچوں کی نفسیات medical care اور social adjustment اور definitely آئے گی تو وہ اپنے بچوں کو ٹھیک طرح سے نہیں پال سکیں گی۔ اس طریقے سے ایک اور کام ہو گا کہ ایک قسم کی تعلیم بالغاء جاری رہے گی اور mother's training centres میں شام کو psychologist کے level teacher کے level basically ایک اچھے training کا بندوبست کیا جائے۔ اس کے علاوہ یہ اگر possible نہیں ہے تو وہاں پر بلا کر ان کی training mobile training centres بنا دیئے جائیں جو ماں کو through media trained through teachers خاص طور پر through teachers کریں تاکہ آئندہ پیدا ہونے والے بچے قوم کے بہترین معمار بن سکیں۔ اس کے علاوہ جو آپ نے بات کی ہے کہ merit based merit سارے education centres ہو جائیں گے۔ اکنہ بر کچھ meritorious think اچھا نہیں ہوتا اور کئی بار کچھ اور وجوہات کی وجہ سے بچوں کی سکول میں اچھی نہیں ہوتی۔ definitely یہ performance کرنے چاہئے کہ بچوں کے over all I.Q test لے لیں ان کے grade کی طرف آپ نے دیکھیں کیونکہ کئی برا اس میں favouritism teacher کا شامل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ Child Protection vocational centres کی بہت ضرورت ہے۔

I am sure vocational centres بھی Bureau کی کوئی تربیت نہیں ہیں اور کیا ہے I think discourage policies آتی ہیں اور اس کا ختم ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ صحت کے حوالے سے میں عرض کروں گی کہ H.I.V is extremely important global issue ایک behave کر رہا ہے جیسے یہ ہمارا issue نہیں ہے۔ ہم دوسری بہت سی چیزوں پر غور کر رہے ہیں H.I.V کے کھلے عام training centres کے بنائے جائیں کیونکہ یہ ہمارے لئے بہت بڑا مسئلہ ہے جس کو just do not understand کہ ہم اس کو خاص طور پر

کیوں ignore کر رہے ہیں؟ جو بنائی جا رہی ہیں اس کے لئے تھوڑی کی وضاحت چاہئے کہ کیا اس میں غریب عوام کو health insurance کروانی definitely health insurance سے under debt چلے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ 350 میگاوات بجلی پیدا کرنے کا بجٹ ہے اس کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے کہ اس میں کیا funds allocation کی گئی ہے اور دوسری چیز کہ کیا اس میں foreign fuel use ہو گیا run of the river یا hydroelectric power stations کے اور پر یہ of the canal کی تھواہ میں 20 فیصد اضافہ گے۔ میری ایک اور گزارش ہے کہ چھوٹے سکیل کے سرکاری ملازمین کی تھواہ میں ہے۔ کیا انہیں کوئی خاص incentive دیا جا رہا ہے یا ان کے لئے یہ اضافہ کافی ہے۔ میں کسی قسم کے emergency preparedness plans کے ہمارے کوئی plans نہیں ہیں۔ بجٹ میں پنجاب میں کسی قسم کے emergency preparedness as such کا ذکر نہیں دیکھا گیا۔ ہمارے ہاں ملک بست سے حادثات اور ایسی چیزوں کا شکار ہوتا رہتا ہے اس لئے بہت ضروری ہے کہ ان پر غور کیا جائے۔

oldest civilization اہم دنیا کی just take another minute.

foreign tourist کی وجہ سے بست سے بست ہیں۔ law and order کی problems کے think نہیں آتے۔ اک خاص طور پر منحود اڑو، ہڑپہ جیسی جگہوں کو attend specially tourist attraction بنائیں۔

جناب سپیکر! میں micro finance کا بھی جلدی سے ذکر کر دوں۔ Grameen Bank کی example last thing is Minister suites بنا کیں۔ بھی زیر تعمیر ہے جیسے آئی۔ ٹی بلڈنگ بنائی گئی ہے۔ ابھی اسی طرح Minister suite پر بے انتہا spend ہو رہی ہے یہ پرانے Punjab Printing Press کے ساتھ ہے اس کے اوپر ضرور ایکشن کیجئے کہ اس کے اندر کیوں اتنی رقم spend ہوئی ہے اور اس کو بہتر طریقے سے کس چیز میں convert کیا جاسکتا ہے۔ Thank you so much.

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ جناب اعiaz Ahmad Khan!۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ ملک عادل حسین اُتر!

ملک عادل حسین اُتراء: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رہ کے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی غریب دوست اور بڑا متوازن بجٹ دیا ہے۔ اب میں اپنے ضلع کے بارے میں کچھ گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا ضلع پنجاب کے آخر میں واقع ہے جب بھی جنوبی پنجاب، شمالی پنجاب کی بات ہوتی ہے تو میرا ضلع بھر کا گنتوی میں آتا ہی نہیں ہے۔ اندھر سڑی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ایک ہی شوگر ملزہ ہے جو دیر سے چالو ہوتی ہے اور جلد بند ہو جاتی ہے۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنی نگرانی میں اب payments کا حکم دیا جس کی وجہ سے payments ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ریسرچ پر اتنی زیادہ رقم رکھی جاتی ہے میرے ضلع میں زرعی اراضی ہزاروں ایکڑوں میں ہے لیکن وہاں پر زراعت کے کوئی نتائج سامنے نہیں آ رہے ہیں اس لئے گزارش ہے کہ ریسرچ پر جو رقم خرچ ہوتی ہیں ان پر کڑی گنرانی کی جائے تاکہ اس کے نتائج سامنے آ سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ گزارش ہے کہ میرے ضلع بھر میں کوئی یونیورسٹی ہے، نہ کوئی میڈیکل کالج ہے اس لئے میری گزارش ہے کسی یونیورسٹی کا کوئی چھوٹا سا کمپیس یا کوئی میڈیکل کالج دیا جائے تاکہ میرے علاقے کے غریب طالب علم بھی ماسٹر ڈگری حاصل کر سکیں۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جناب! نے مجھے floor دیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ فرح دیبا صاحب!

محترمہ فرح دیبا: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا ایک کامیاب بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ہمارے بھائی میاں مجتبی شجاع الرحمن بلا مقابلہ کامیاب ہوئے ہیں، میں انہیں مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! دو تین بہت ہی اہم issues ہیں جن پر میں بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف اس ادارے کے لوگوں سے بہت پیار کرتے ہیں اور میاں محمد شہباز شریف بھی اس ادارے کے لوگوں کے لئے ہمیشہ بہت کچھ کرتے رہے ہیں اور پہلی پارٹی نے بھی ہمیشہ ان لوگوں سے بہت محبت کی ہے اور اس ادارے سے ایک منسٹر صاحب بھی یہاں موجود ہیں اور وہ ہمارے بھائی ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس ادارے کے حوالے سے ابھی تک یہاں کوئی بات نہیں

کی گئی اور international level پر لوگ ہمارا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہماری نئی نسلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ اس بات پر میں اپنے وزیر خزانہ سے request کرتی ہوں کہ جب میں ان points پر بات کروں تو وہ خاص طور پر توجہ دیں کیونکہ آج تک اس علیے پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اس لئے ہمارے ملک میں اتنی فناہی اور اتنی لعنت ہے کہ آج families اور درمیانے طبقے کے لوگ بھی ان جگہوں پر جا کر حاصل نہیں کرتے اور ایک اچھا entertainment message public تک نہیں پہنچتا۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہاں چیزوں کے تصور وار نہیں ہیں۔ پہلے میں خود انہیں تصور وار نہیں کھسراویں گی جو سٹیج، ٹی۔ وی، فلم یا walk کے ذریعے دکھایا جاتا ہے۔ میں ان چیزوں کے ذمہ دار ان لوگوں کو نہیں کھسراویں گی۔ میں اس چیز کا ذمہ دار پکھلی گورنمنٹ کو کھسراویں گی کیونکہ اس ادارے کے بارے نہیں سوچا گیا جس کو ہم پلچر کرتے ہیں اور میں اس سے پہلے یہ کہوں گی کہ پلچر صرف فلم، سٹیج، ٹی۔ وی یا walk نہیں ہے اس میں بہت سے شعبے ہیں جس میں ہمارے ملک کے بہت سے legends ہیں جنہوں نے ہمارے ملک کی بہت خوبصورت presentation کی ہے، ہمارے ملک کا نام روشن کیا ہے۔ ہم یہاں پر احمد ندیم قاسمی کے بارے میں شعر پڑھتے ہیں اور سب واہ واہ کرتے ہیں۔ ہم حضرت بالیلہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں شعر بولتے ہیں اور سب اس کے بارے میں وقتی طور پر سبق تو سمجھتے ہیں اور پکھ سوچتے بھی ہیں لیکن ان شخصیات کو زندہ رکھنے اور ان کی یادوں کو تازہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت مختلف شعبوں سے related ہے گھر بھی ہیں جن کے پاس سٹڈی کے لئے کوئی وسائل نہیں ہیں، جن کے پاس کسی قسم کی کوئی protection نہیں ہے۔ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے ہمیشہ ان لوگوں سے پیار کیا اور پکھ نہ پکھ کرتے رہے ہیں لیکن اب اس وقت اس حکومت کے پاس یہ بہت بڑا موقع ہے کہ اس اہم ادارے کے بارے میں سوچیں۔ میں سمجھتی ہوں اور میں all over بات کروں گی کہ جو قومیں اپنی تاریخ، اپنے اثاثوں اور اپنے legends کو بھول جاتی ہیں وہ قوموں کی پہچان نہیں رہتیں۔ ہمیں ان لوگوں کے بارے میں کچھ سوچنا ہے۔ یہاں پر 17 ارب کے قریب غریبوں کے لئے بولا گیا تھا۔ غریب عوام پلچر میں بھی ہیں، وہاں کے مختلف شعبوں میں بھی غریب عوام ہیں۔ پلچر سے related لوگ بے گھر ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ غریبوں کو گھر دیئے جائیں گے یہیں اس حوالے سے بھی دیکھنا ہے اور میں یہ special request کرتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اس وقت یہاں جو قابل

احترام اور ذمہ دار شخصیات بیٹھی ہیں کوئی بھی اس بات سے انکار نہیں کرے گا کہ یہ نہیں ہونا چاہئے۔ میرے خیال میں یہ ہونا چاہئے۔ وہ ہمارے قیمتی اثاثے ہیں ان لوگوں کے لئے پیشل کوٹا اور health programme رکھنا چاہئے۔ لوگ اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ وہ بہت اچھا انسان تھا، وہ مر گیا۔ ہم لوگوں کو ان کے بارے میں سوچنا پڑے گا، ہم لوگوں کو کچھ کرنا پڑے گا۔ وہ ہمارے قیمتی اثاثے ہیں۔ ہم نے international level پر بہت خوبصورت message بھیجنے ہے۔ آج بھیجنے ہے اس حکومت کے ذریعے بھیجنے ہے۔ اس حکومت کی پچان جمورویت اور خوش حالی ہے۔ ہم سب کو مل کر سوچنا ہے اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ کسی نے بھی اس حوالے سے بات نہیں کی ہے۔ میں دوبارہ special request کرتی ہوں۔ یہاں پر معزوز زیر خزانہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں سوچیں گے کیونکہ ہم سب کو اپنے legends کے بارے میں سوچنا ہے۔

جناب سپیکر! خواتین کے حوالے سے دوسرا issue یہ ہے کہ پنجاب بھر میں کیوں نئی سنظرز کے لئے میں نے وزیر اعلیٰ ہاؤس سے directive لیا ہے۔ پنجاب بھر میں کیوں نئی سنظرز خالی پڑے ہیں۔ یہ بہت اہم ادارے ہیں انہیں active ہونا چاہئے۔ وہاں پر صرف شادی بیاہ ہوتے ہیں، میوزیکل پروگرام ہوتے ہیں اور functions ہوتے ہیں۔ اگر گاؤں میں کیوں نئی سنظرز ہیں جیسے میں جو ہر ٹاؤن کی رہائشی ہوں وہاں پر 5 گاؤں ہیں۔ وہاں پر بے روزگار ہنرمند خواتین ہیں۔ اگر انہیں وہاں ایسی سولیات فراہم کر دی جائیں، انہیں accommodate کیا جائے کہ وہ دوسری خواتین کو کچھ سکھائیں تو ان کے بچوں کی بھی اچھی تعلیم ہوگی اور وہاں پنے خاندان کا ہاتھ بھی بٹا سکیں گی۔ وہاں پنے گھروں پر ہی کام کرتی ہیں۔ اس لئے کیوں نئی سنظرز پر خاص طور پر توجہ دینی چاہئے اور جو سوچنے ویلفیر ڈیپارٹمنٹ کے کیوں نئی سنظرز خالی ہیں ان پر کارروائی کرنی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترمہ عظمی زاہد بخاری صاحبہ!

محترمہ عظمی زاہد بخاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کی بے شک قانون میں provision موجود ہے۔ ضمنی بجٹ ایسا بجٹ ہوا کرتا ہے کہ جب مکملوں کے اخراجات زیادہ ہو جائیں تو ضمنی بجٹ آتے ہیں۔

افسوس کی بات ہے کہ آج اس پوری کتاب کے اندر جب میں نے ضمنی بجٹ کو دیکھا تو یہاں مجھے کوئی ایسی urgent ضرورت نظر نہیں آئی کہ جس پر یہ تمام پیسا خرچ کیا جائے۔ میں یہ

عرض کروں گی کہ پولیس کے لئے پچھلی دفعہ 20 ارب روپیہ اسی ہاؤس نے پاس کیا تھا اور اب مزید ایک ارب 38 کروڑ روپیہ اس ٹکنیکل پر خرچ ہوا ہے۔ purchase of plants and machinery, furniture and fixture. بعد لئے 3 کروڑ 50 لاکھ روپیہ خرچ ہوا جب میں نے اس کا aggregate کالاتو ایک موٹر سائیکل traffic wardens کو شہزاد انداز سے دی گئی ہے۔ اس کے بعد purchase and replacement for transport for Punjab purchase of truck for Punjab High Police funds for requirement of Way Petrol کے لئے 8 کروڑ 75 لاکھ روپیہ، creation of posts for traffic wardens only کے لئے 13 کروڑ روپیہ، creation of additional posts for Police force in Capital City Police Lahore کے لئے 43 کروڑ روپیہ دیا گیا ہے۔ مجھے تمہاری نہیں آتی کہ پھر وہ 20 ارب روپیہ کام گیا۔ اس کو کام خرچ کیا گیا۔ اسی طرح آپ ضمنی بجٹ کی کتاب کو اٹھا کر دیکھ لیں تو عجیب و غریب قسم کے خرچ کئے گئے ہیں اور اتنا شاہانہ خرچ کیا گیا ہے کہ میں حیران ہوتی ہوں کہ شاید ان لوگوں کو خدا کا خوف ہی نہیں ہے۔

جانب والا صحت کے لئے بھی پچھلی دفعہ اربوں روپیہ دیا گیا تھا اور بعد میں پھر health services کے لئے دوبارہ ایک ارب 92 کروڑ روپے کا زائد خرچ کیا گیا ہے۔ اس میں بھی آپ پوری کتاب میں دیکھ لیں کہ صرف subsidies and write off loans کی طریق کا رہے کہ آپ لاہور کے ہبہتاں کو دیکھ لیں، پورے پنجاب کے ہبہتاں میں سوائے اس ایک شق subsidies and write off loans کے علاوہ اور کوئی ذکر نہیں ہے کہ یہ ایک ارب روپیہ اس کام کے لئے خرچ کیا گیا۔ میرے خیال میں چودھری صاحب کو عادت پڑی ہوئی تھی چونکہ انہوں نے اپنے قرضے معاف کرنے کے لئے پتا نہیں کون کون سی سات پتوں کے قرضے معاف کروا دیئے۔ اس کے ساتھ بڑی دلچسپ اور depressive چیز یہ ہے کہ

ایک بڑی wide term mischievous ایک بڑی mischievous کیا اس کی نظیر شاید پاکستان کی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ کی mischievous مدنبر 15 میں اب 2- ارب 41 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں یعنی ہم نے اتنے زائد اخراجات کئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم نے مختلف شہابنہ اخراجات کئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ سراسر زیادتی ہے کہ پہلے بھی جن حکوموں کو اربوں روپیہ فراہم کیا گیا ہے اور اب پھر انہیں دیا جا رہا ہے۔ ہمیں یہ بات سمجھ لیتی چاہئے کہ صرف اربوں روپیہ دینے سے کسی حکومے کا مسئلہ حل نہیں ہوتا جب تک اس کی policies ٹھیک نہ کی جائیں۔

جناب سپیکر! grant in aid to Punjab Co-operative Board of Liquidation کے لئے 40 کروڑ روپے مانگے گئے ہیں۔ اگر اس کو بھی اتنے پیسے دینے ہیں تو پھر اس Liquidation Board کے رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے فرمایا ہے کہ وقت کم ہے اس لئے میں جلدی جلدی یہ کموں گی کہ یہاں پر میری categorically التجاہوگی کہ ہمیں یہ ضمنی بجٹ پاس نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ان حکمرانوں کا بجٹ ہے جنہوں نے پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی کی ہے اور ان کے پیسے کو لوٹا ہے۔ اس لئے میری گزارش ہو گی کہ جس جس سمجھے کے لئے پیسا ماگا جا رہا ہے اس سمجھے کے سابقہ وزیر اور وزیر اعلیٰ کی جائیداد نیلام کر کے، فرق کر کے یہ پیسے recover کروانے چاہیں۔ اس میں پنجاب کے عوام کا کوئی تصور نہیں ہے کہ وہ اربوں روپیہ جوانہوں نے اپنی عیاشیوں پر خرچ کیا ہے اس کو ہم دوبارہ اس ہاؤس سے پاس کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس ہاؤس سے ضمنی بجٹ بالکل پاس نہیں ہونا چاہئے۔ اگر ہم نے ایک دفعہ یہ کردیا تو یہ ایک historic step ہو گا۔

جناب سپیکر! میں ایک اہم بات آپ کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ مختلف multinational companies کی مختلف زندگی بچانے والی دو ایکاں short ہو چکی ہیں، جن میں دل کی دو ایکاں ہیں، مرگی کی دو ایکاں ہیں، migraine، allergy، anxiety، ہیں، کہ دو ایکاں ہیں۔ میرے پاس پوری فہرست موجود ہے یہ تمام دو ایکاں اس وقت پنجاب میں short کر دی گئی ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ دو ایکاں short کرنے کا مقصد کیا ہوتا ہے۔ ان multinational companies کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے، ویسے کہنے کو Federal Drug Office بھی پنجاب کے اندر موجود ہے اور پنجاب کا اپنا صوبائی محکمہ بھی موجود ہے جو

drug control کرتا ہے لیکن میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ اس پر urgent notice لیا جانا چاہئے۔ یہ ایسی دو ایساں ہیں جو کم قیمت ہیں اور عام آدمی ان کو afford کر سکتا ہے اسی لئے ان دو ایسیوں کو short کر دیا گیا ہے۔ یہ دو ایساں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ اس لئے میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہو گی کہ جس طرح انہوں نے ہسپتالوں پر چھاپے مارے ہیں اور ہمیں حالات کافی بہتر ہونے کی نوید ملی ہے۔ اسی طرح وہ دو ایسیوں کے معاملے پر بھی فوری notice لیں۔ میرے پاس فہرست موجود ہے اگر آپ چاہیں گے تو میں یہ فہرست آپ کو دے سکتی ہوں۔ اس فہرست کے مطابق دو ایساں فراہم نہ کی گئیں تو میں سمجھتی ہوں کہ حالات خراب ہونے کا ندیشہ ہے۔

ٹکریہ

راجہ شوکت عزیز بھٹی: پواہنٹ آف آرڈر۔
جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ شوکت عزیز بھٹی!

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس ایوان کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ روز اس House میں بیٹھے ہمارے ایک فاضل دوست نے میربانی فرمائی اور چند نازیبا کلمات بھی کے۔ اس House میں میرے جتنے دوست اور بھنسیں بیٹھی ہیں وہ 2,2 لاکھ کی constituency سے نمائندہ منتخب ہو کر پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں پر آئے ہیں۔ میرا یہ گروپ اور میرے یہ دوست جنوں نے اصولی طور پر ظالموں کا ساتھ چھوڑ کر مظلوم کا ساتھ دینا چاہا، جنوں نے شہید جمورویت جناب ذوالفقار علی بھٹو کی روایت پر ایوب خان کا ساتھ چھوڑ کر شہید جمورویت بنے، اس راستے پر چلنے کی کوشش کی، جنوں نے اس ملک میں حق کی آواز اٹھانے والے میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دینے کی کوشش کی۔ کل میرے فاضل دوست نے یہاں پر بڑے نازیبا القاط استعمال کئے۔ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے سب دوست ہمارے لئے محترم ہیں اور ہم اس بات کی اجازت کسی کو نہیں دیتے کہ وہ کسی کی ذات پر تقدیم کرنے کی جرأت کرے کیونکہ ہم یہاں پر ایک اصول کے فیصلے کے تحت آئے ہیں، ہم جمورویت کی بقاء کے لئے یہ فیصلہ کر کے آئے ہیں، ہم اپنے حلقہ کے عوام کے ہمیشہ مقتبل کے لئے یہاں پر فیصلہ کر کے آئے ہیں۔ ہم نے قطعاً کسی ذاتی مفاد یا کسی بات کو طے کر کے یا کسی سودا بزی کے تحت یہ فیصلہ نہیں کیا۔ ہم نے 18- فروری کو اس ملک پاکستان کے عوام کا جو جموروی قتوں کے کارروائی میں جانے کا سفر تھا اس کی تائید کرتے ہیں۔ گروپ نے ان جموروی قتوں کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا۔ ہم ان اصولوں کے تحت یہاں unification

پر آپ کے ally بننے کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے جنہیں چھوڑا اور مخالفت کی، انہوں نے وردی کے تحفظ کی قسم کھائی تھی۔ ہم نے جنہیں چھوڑا انہوں نے صدر پاکستان کے تحفظ کی قسم کھائی تھی۔ ہم نے آئینی صدر کا مطالبہ چاہا، ہم نے انصاف کی بقاء چاہی، ہم نے جمورویت کی کامیابی چاہی، ہم نے یہ راستہ اس وجہ سے لیا۔ میرے دوست جن کا نام تو سید حسن مرتضی ہے میرے لئے وہ محترم ہیں، اگر میں سادات کی عزت نہ کروں تو میر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ میں وہ کام جو کائنات کو بنانے والا خالق بھی کرتا ہے وہ جو میرے آقا پر درود وسلام بھیجنے کا عمل ہے جس پر اس کائنات کو بنانے والا بھی شامل ہے، میں سادات کے خلاف بات کرنا گوارا نہیں کرتا لیکن میرے معزز فاضل رکن نے کل جو الفاظ استعمال کئے ہیں، میری آپ سے استدعا ہے کہ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے اور آج کے بعد جو بھی یہ بات کرے وہ بات کرنے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکے۔ جس فاضل ممبر نے کل ہم پر بات کی وہ خود سابق ممبر اسلامی جاوید منظور جن کے ساتھ چودھری پرویز اللہ ملاقاتیں کیا کرتے تھے۔

چودھری شوکت محمود بسراہ (ایڈو وکیٹ) : پونٹ آف آرڈر۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! پونٹ آف آرڈر پر پونٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ floor میرے پاس ہے۔ میرا مقصد یہاں پر کھڑے ہو کر کسی کی ذات پر تقيید کرنا نہیں ہے۔ میں بات اصولی مؤقف کی کر رہا ہوں، میں بات اس ملک میں اس جموروی ایوان کے نمائندوں کی عزت کی کر رہا ہوں۔ میری ایک بہن یہاں بیٹھی ہیں جنہوں نے اپنے خون کا نذرانہ دیا جب judiciary کے احتجاج میں اسلام آباد میں بھٹکا تو وہ زخمی ہوئیں اور آج ہم میں بیٹھی ہیں۔ یہاں آپ جو اکٹھے ہوئے ہیں کل تک ایک دوسرے کے دشمن ہو اکرتے تھے۔ ہم نے تو نہیں کہا کہ آپ ایک دوسرے کو گندا کیں۔ کل بیٹھ کر آپ نے معاہدے کئے، آج اگر وہ وقت پر پورے نہیں ہوئے تو ہم نے تو کہا نہیں۔ اگر وہ سادات جنہوں نے اس کائنات میں اسلام پھیلانے کا کام کیا، میرے آقانے تو دشمنوں کو بھی مسجد نبوی میں جگہ دی۔ میرے آقا تو کافروں کی امانتوں کے بھی امین تھے اور پھر اچھائی اور بہتری کے راستے پر چلنے والے کو۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراہ (ایڈو وکیٹ) : جناب سپیکر! یہ پونٹ آف آرڈر ہے یا تقریر ہے؟

جناب فائم مقام سپیکر: آپ please تشریف رکھیں۔ ان کو بات کر لینے دیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! ہم نے دو جموروی قوتوں کو احترام دیا چونکہ اس پر جمورویت کے لئے قربانیاں تھیں مختتمہ کاخون شامل تھا اور میاں محمد نواز شریف کی جدوجہد شامل تھی۔ ہم نے اس ملک کی بقاء اور اس ملک کی سلامتی کے لئے جموروی قوتوں کا ساتھ دینے کا فیصلہ کیا ہے لیکن قطعاً کسی مفاد پر کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایوان کی اس کارروائی سے وہ تمام الفاظ حذف کئے جائیں جس نے میری اور میرے دوستوں کی دل آزاری کی ہے۔ بہت شکریہ
جناب قائم مقام سپیکر: جی، بس راء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراہ (ایڈ ووکیٹ): جناب سپیکر! جو یہاں پر بات ہوئی ہے اگر میرے فاضل دوست اس سے hurt ہوئے ہیں تو یہی بات تو وہاب دھرا رہے ہیں کہ حسن مرتفعی صاحب کو اپنے گریبان میں جھانکنا چاہئے تو میرے خیال میں جو بات وہ اپنے لئے suggest کر رہے ہیں، ٹھیک ہے اگر انہوں نے غیر پارلیمانی بات کی ہے تو ان کے الفاظ حذف ہونے چاہیے میں لیکن ان کو بھی تو وہ بات نہیں کہنی چاہئے جو بات انہوں نے کہی تھی۔ میں صرف ایک بات عرض کروں گا کہ:

موسم تیرے آون نال تے موسم تیرے جاون نال

بندہ کلا رہ جاندا اے بہتے یار بناؤں نال

پہلی گل وی نئیں رہندی بہتی گل ودھاؤں نال

اس لئے میں گزارش کروں گا کہ وہ بات وہی کریں جو دوسرے نہیں کر رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہاں پر بات صرف اتنی کروں گا کہ کل میرے مختار کن سید حسن مرتفعی نے جو بات یہاں پر شروع کی تھی میں بھی یہ سمجھتا تھا کہ وہ اس House کے وقار کے منافی ہے، اسی لئے میں نے ان کی بات کو روک دیا تھا اور ان کو بخادیا تھا لیکن اگر کچھ ساتھیوں کی دل آزاری ہوئی ہے اور جس طرح باقی دوستوں نے بھی بات کی ہے تو کل جو بات جس میں انہوں نے کچھ specific الفاظ کا ذکر کیا تھا وہ میں کل کے اجلاس کی کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔ اب میں ملک بلاں احمد کھر سے گزارش کروں گا کہ وہ بحث کے اوپر اپنی بحث کریں۔

ملک بلال احمد کھر: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الصلوٰةٌ لِّهِمْ صَلَّى عَلٰى سِيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں خدائے بزرگ و برتر کا شکردا کرنے کے بعد جناب آصف علی زرداری، محترم بینظیر بھٹو (شہید)، میاں محمد نواز شریف، قائد ایوان میاں شہباز شریف اور دوسرے سیاسی کارکنوں کو جن کی کاؤشوں کی وجہ سے یہ جموروی نظام وجود میں آیا، میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رہا اور پوری کابینہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ جن کی کاؤشوں کی وجہ سے یہ متوالن بجٹ قوم کے لئے پیش ہوا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جب بھی کوئی جموروی بجٹ پیش ہوتا ہے تو صوبے کے عوام کو کچھ امیدیں وابستہ ہوتی ہیں اور صوبے کے عوام اس میں اپنے خواب شرمندہ تعبیر ہوتا ہوا دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے میری آپ سے گزارش ہے کہ جیسے میاں محمد شہباز شریف نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ملک اور صوبے کا خادم بن کر زندگی گزاریں گے اور قوم کی خدمت کریں گے اس لئے صوبے کے تمام ممبران بھی اسمبلی میں صوبے کے خادم بن کر عوام کی خدمت کریں گے۔ جموروی اقدار کو بحال کرنا کوئی اتنا آسان کام نہیں ہوتا اس کے لئے قربانیاں دینا پڑتی ہیں اور اپنانام ملک کی تاریخ میں لکھوانے کے لئے بھی جام شہادت جیسی قربانیاں نوش کرنا پڑتی ہیں۔ شومنی قسمت اس قوم کو بار بار dictatorship سے لڑنا پڑتا اور عوام کے حقوق کی جنگ لڑنے کے لئے قربانیاں دینا پڑتیں جن میں سب سے بڑی قربانی شہید جناب ذوالفقار علی بھٹو، محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید)، میاں محمد نواز شریف، جناب آصف علی زرداری اور میاں محمد شہباز شریف کی قید و بند کی صعوبتوں کی صورت میں موجود ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ سابق حکومت کی کارکردگی کی وجہ سے پورا ملک اور پنجاب پریشان حال ہے جن کا تمام معزز اکین نے انصاف کی نایابی، تعلیمی فقدان، صحت عامہ کی سولیات کا نہ ہونا، محنت کش طبقے کا استھصال، غربت، پنجاب کے کسانوں کی محرومیاں، law کی صورتحال اور دیگر مسائل کی صورت میں بڑے واضح انداز سے بیان کیا ہے۔ جناب سپیکر! میرا تعلق صوبہ پنجاب کے پسمندہ ضلع مظفر گڑھ سے ہے جس میں پارکو

جیسی industries اور دیگر Oil Refinery، Thermal Power، Sugar Industry کے باوجود لوگوں کے مسائل جوں کے توں ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ان تمام میں O.I.L. کے قوانین کے تحت مقامی لوگوں کو ملازمت کے موقع فراہم کئے جائیں تاکہ لوگوں کا احساس محرومی ختم ہو اور معیار زندگی بہتر ہو سکے، نہ کہ یہ لوگ صرف آسودگی اور دھواد کھا کھا کر بیماریوں کا شکار ہوں۔ میری حکومت سے بھی گزارش ہے کہ Oil Refinery اور

Thermal Power کی انتظامیہ کو مقامی لوگوں کو ملازمتیں و دیگر سولیات جن میں صحت، تعلیم، آلو دگی کا خاتمہ، بھلی اور صاف پانی O.I.L.O. کے rules and regulations کے مطابق فراہم کرنے کا پابند کیا جائے۔

جناب سپیکر! ضلع مظفر گڑھ بھی ایک زرعی ضلع ہے اور لوگوں کی معاشی زندگی کا دار و مدار بھی زراعت پر ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ کاشنکار طبقہ کو خصوصی پیکچ کے ذریعے مستقید کیا جائے جس کی چند تجویز درج ذیل ہیں:-

(i) کھادوں کی قیمتیں کم سے کم تعین کی جائیں تاکہ کاشنکار آسانی سے کھاد خرید سکیں۔

(ii) پانی کے اس بحران میں ڈیزیل کا استعمال بہت اہم ہے اس کے لئے کاشنکاروں کے خصوصی پیکچ میں کھاد کی طرح ڈیزیل کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کے علاوہ ڈیزیل کی قیمتیں ایک سال یا کم از کم چھ ماہ کے لئے معین کی جائیں تاکہ کاشنکار طبقہ اس سے مستقید ہو سکے۔

(iii) زرعی اجناں کے نرخ بھلی، تیل اور دیگر agricultural inputs کے لحاظ سے مقرر کئے جائیں تاکہ کاشنکار طبقہ اپنی فصل کا صحیح معادوضہ حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ دیر تک اپنے پیشہ سے منسلک رہ سکے اور اس ملک میں خوراک اور زرعی اجناں کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

(iv) شوگر ملن کو پابند کیا جائے کہ کاشنکاروں کو بروقت اوائیگی کریں اور کٹوتی کا سلسلہ بند کیا جائے۔ sugar cess کی مد میں لی جانے والی رقم کو اسی علاقے میں ہی خرچ کرنے کا پابند کیا جائے تاکہ ملیں، منڈی اور شر تک کاشنکاروں کو پختہ سڑ کیں مہیا ہو سکیں۔

(v) میرا حلقوں پی پی۔ 252 مظفر گڑھ canal کے tail پر واقع ہونے کی وجہ سے کاشنکاروں کو زرعی پانی میسر نہیں ہوتا۔ برائے مہربانی محکمہ انمار کی وساطت سے نئی نسیروں منظور کی جائیں اور پانی چوری کی روک تھام کے لئے تدابیر پر عمل کر کے tail کے کاشنکاروں تک پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

(vi) پچھلی حکومت نے جہاں تک بے شمار ظلم ڈھانے والے پر ایک ظلم جو مظفر گڑھ کے غریب کاشنکاروں پر ڈھایا گیا وہ سکارپ ٹیوب ویلوں کی بندش ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ وزیر اعلیٰ اور جناب وزیر خزانہ اس بات کا نوٹس لیں اور زرعی ٹیوب ویلوں کو بحال کر کے پانی کی کمی کو پورا کیا جائے۔

(vii) جناب سپیکر! میری تو نہ جس کی remodeling کے لئے اربوں روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس کا بھی احتساب کیا جائے اور proper طریقے سے کمیٹی بنائے جو پیسا وہاں خرچ ہوا ہے اس کا جائزہ لیا جائے تاکہ اس کی بحالت کے لئے پورا پورا حصہ دیا جائے۔

(viii) جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ پنجاب میں جن سکولوں کو بنایا جا رہا ہے ان میں ضلع مظفر گڑھ اور خاص طور پر حلقوپی پی۔ 252 کو بھی شامل کیا جائے۔ میرا حلقة ترقیاباً دولاً کھ آبادی پر مشتمل ہے جس میں کوئی گرلز یا بوائز کالج نہ ہے اور سکول بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ حلقوپی پی۔ 252 میں گرلز اور بوائز گری کالج قائم کئے جائیں اور سکولوں کی upgradation کے لئے بھی پورا پورا حصہ دیا جائے۔ اس طرح تھرمل پاور، پارک اور شوگر انڈسٹریز کے باوجود کوئی ٹینکنیکل یا دو کیشنس کالج نہ ہے۔ دو کیشنس کالج اور ٹینکنیکل کالج کا قیام بھی عمل میں لا یا جائے۔ میری آپ سے آخری گزارش یہ ہے کہ میرے حلقات کے عوام کی طرف سے توجہ داؤ نوٹس جو مجھے موصول ہوا ہے، جوان کا دیرینہ مطالہ بھی ہے کہ وزیر مال صاحب یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ اگر وہ ہوتے تو میں ان کی خدمت میں بھی گوش گزار کرتا، میں آپ کے توسط سے ان کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ میرے حلقوپی پی۔ 252 کی کچھ یونین کو نسلن پتی غلام علی، یونین کو نسل گجرات کے موضعات کے لوگوں کے پاس زینی ریکارڈ موجود نہیں ہے اور جو باشر آدمی کسی وقت بھی آتا ہے وہ انہیں بے دخل کر دیتا ہے۔ برائے مہربانی ان موضعات کا گمشدہ ریکارڈ برآمد کروایا جائے اور اس گھناؤنی سازش میں ملوث اہلکاروں کو سزا دی جائے اور موضعات کو اشتھمال کی شکل میں لا

کر ریکارڈ درست کیا جائے اور ناجائز قابضین سے زمین و اگزار کرائی جائے تاکہ غریب لوگ سکھ کا سائبنس لے سکیں۔ میں نے کل بھی گزارش کی تھی کہ ضلع ناظم جو پچھلے دور میں پیپلز پارٹی کا تھا اس کی وجہ سے سابق وزیر اعلیٰ نے انتقامی کارروائیاں کرتے ہوئے تقریباً تین سال سے ضلع مظفر گڑھ کا فنڈ منجمد کیا ہوا تھا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ تقریباً 4۔ ارب روپے کا فنڈ جو ضلع کے بجٹ میں پڑا ہوا ہے اسے بھی استعمال میں لا کر ضلع مظفر گڑھ کے عوام کی خوشحالی کی طرف ایک اچھا قدم اٹھایا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عبد الوہید چودھری!

جناب عبد الوہید چودھری: اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت مریانی، شکریہ۔ بجٹ کے دوران بھی ہمیں وقت نہیں ملا اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ جن فاضل ممبر ان کو پہلے وقت نہیں دیا گیا۔ ہمارے دل میں بہت سارے ارمان، بہت ساری تجویزیں بہت سارے مطالبات تھے جو دل کے دل ہی میں رہ گئے ہیں۔ ہم بھی چاہتے تھے کہ وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رہ ہماری تجویز بھی نوٹ کرتے اور ان پر بھی وہ اپنی لب کشائی فرماتے۔ بہر حال ہماری قسمت میں ایسے ہی تھا۔ جناب والا! دو تین باتوں پر میں توجہ چاہوں گا۔ سب سے پہلے ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ میں مبارک پیش کرتا ہوں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو۔۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری معزز ممبر ان سے گزارش ہے کہ بجٹ ایک ایسا matter ہے جس کے اوپر آپ کو اپنے نوٹس دیکھنے پڑتے ہیں لیکن برائے مریانی نوٹس کو consult کیا کریں۔ اس کی proper ہریدنگ نہ کیا کریں۔ میں دیکھتا رہا ہوں کہ بہت زیادہ ممبر ان نے لکھی ہوئی تقریریں پڑھی ہیں۔ ہاؤس کی روایات بھی ہیں اور رولز بھی ہیں، ہم نے ان کو follow کرنا ہے تو آپ برائے مریانی ان کو consult کریں، پڑھیں نا۔

جناب عبد الوہید چودھری: جناب سپیکر! میرے پاس نوٹس ہیں تقریر لکھی ہوئی نہیں ہے۔ تعلیم کے حوالے سے میرا ایک مطالبہ ہے کہ پورے پنجاب میں دو ہرے معیار تعلیم کو ختم کیا جائے۔ اس کو ختم کرنے کے لئے بہت ضروری ہے کہ مناسب اقدامات کئے جائیں اور اس سلسلے میں، میں یہ عرض کروں گا کہ پنجاب ایجو کیشن فاؤنڈیشن جو ادارہ ہے اس نے جو پچھلے چار پانچ سالوں میں گھپلے کئے ہیں، یہ میرے پاس ان کی کرپشن کی پوری کتاب ہے۔ جوانوں نے بے قاعد گیاں کی ہیں وہ بھی میں آپ کو

دوس گا۔ آپ اس کو پڑھیں اور وزیر تعلیم صاحب یہاں پر تشریف فرمانیں ہیں یہ میں ان کو دے دوس گا۔ میرا دوسرا مطالباہ یہ ہے کہ تعلیم کے بعد صحت بہت ضروری ہے اس پر بھی توجہ دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر! زراعت ہمارے صوبہ کی ریڑھ کی بڑی ہے اس لئے زراعت پر توجہ دی جائے۔ اس کے لئے انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے بجلی، ڈیزل، کھاد کی فراہمی اور جعلی ادویات کے سداب کے لئے اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ کسانوں کی روزی لڑ جاتی ہے۔ کسان چودہ قسم کے نیکس دیتے ہیں اور جب ان کی فصل تیار ہوتی ہے تو اس وقت ان کو مناسب قیمت ہی نہیں ملتی۔ اس کی مناسب قیمت کی ادائیگی کے لئے بھی کوشش کی جائے۔ میں توجہ دلاؤں گا کہ ملتان میں جو پچھلے دنوں ڈی۔ جی، ایم۔ ڈی۔ اے متاز قریشی تھا اس نے انتتاں کر پشن کی۔ اس کی کر پشن کے یہ میرے پاس پانچ چھ اوراق ہیں جن پر اس کی کر پشن کی تفصیلات ہیں جو اربوں روپے میں ہیں۔ میاں صاحب نے کمال مردانی فرماتے ہوئے اس کو ٹرانسفر کر دیا لیکن میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس نے بیس بیس کمال کے پلاٹ جو تین لاکھ روپے فی مرلہ کے حساب سے تھی وہ ان اداروں کو جوانگلش ادارے ہیں ان کو الٹ کر دی ہے جو گورنمنٹ کے اداروں کے لئے تھے۔ اس نے وہاں اربوں روپے کے گھلے کئے ہیں۔ میں اس کی تمام تفصیلات بھی آپ کو دینا چاہوں گا اور اس ہاؤس سے یہ مطالباہ بھی کروں گا کہ میری اس بات کی تائید کریں کہ اس کی کر پشن کی تحقیقات کرائی جائیں اور اس کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی پوانٹ آف آرڈر پر گزارش کی تھی۔ وزیر خزانہ جناب تنور اشرف کا رہ بھی بیٹھے ہیں کہ جو زمینیں acquire کی جاتی ہیں خدا کے لئے یہ اب وہ زمانہ نہیں رہ گیا کہ کسانوں یا زمینداروں پر ظلم کئے جائیں۔ ان زمینوں کی کسانوں کو مناسب قیمت دی جائے۔ مارکیٹ ویلوں کے حساب سے قیمت دی جائے نہ کہ ان کو اوسط بیج کے حساب سے دی جائے۔ ایک موضع میں پچھیں کلو میٹر کے ایریا پر مشتمل ہوتا ہے۔ مال روڈ اور شادمان کی قیمت ایک نہیں ہو سکتی۔ خدا کے لئے وزیر صاحب بھی نوٹ فرمائیں کہ جو بھی زمینیں، جو بھی ہاؤسنگ اخہار ہیں جو acquire کرتی ہیں تو ان کو مارکیٹ کے حساب سے پیسادیا جانا چاہئے۔ دوسری بات یہ کہ ملتان میں فالمر جناح ہاؤسنگ سکیم کے لئے چار سال پہلے زمین acquire کی گئی تھی اور آج تک کسانوں کو اس کا پیسا نہیں ملا اور وہ چار جگہ آگے فروخت ہو چکی ہے۔ جب وہ زمینیں لی گئی تھیں تو اس وقت

تین چار لاکھ روپے فی ایکڑ تھا بآٹھ دس لاکھ روپے فی ایکڑ ہے۔ ہاؤس سے میرا یہ مطالہ بھی ہے کہ جو زمینیں چار سال پہلے acquire کی گئی تھیں ابھی تک ان کو پیسا نہیں ملا اور ان کو موجودہ value کے مطابق پیسا دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا اور میاں محمد نواز شریف اور قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کا دل کی اتحاد گرائیوں سے ہم تمام public اور تمام پاکستانی عوام شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ ہم اس جدوجہد، کوشش، محنت، جستجو اور لگن سے ان کے ساتھ کام کریں گے اور میں ایک request اپنے وزراء حضرات سے بھی کرنا چاہوں گا کہ یہ میاں محمد شہباز شریف کی team ہے ان کو اپنے اپنے ٹیکسٹ کے لئے vision دینا چاہئے، اپنے اپنے ٹیکسٹ کے لئے پروگرام دینا چاہئے تاکہ ان کو پتا چلے کہ یہ پاکستان مسلم لیگ، میاں محمد نواز شریف اور پیپلز پارٹی کے اتحادیوں کی یہ team ہے اور ان کو ایک تیاری کر کے آنا چاہئے۔ میں آخر میں ایک مطالبه شاکر شجاع آبادی جو کہ جنوبی پنجاب کے بڑے شاعر ہیں جو کہ بہت بیمار ہیں جیسے دلدار بھٹی صاحب کے لئے کیا گیا تو ہماری request ہے کہ اس کے لئے بھی کچھ نہ کچھ مالی امدادی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

شاکر شجاع آبادی ایک انشا ہے اور میں اس کے شعر پر آپ سے اجازت چاہوں گا کہ:

توں محنت کرتے محنت دا صلمہ جانے خدا جانے
توں ڈیوا بال کے رکھ چا، ہوا جانے خدا جانے
اے پوری تھیوے نہ تھیوے مگر بیکار نئیں ویندی
دعا شاکر توں منگی رکھ دعا جانے، خدا جانے

جناب قائم مقام سپیکر: جی، حاجی جلال دین ڈھکو!

حاجی جلال دین ڈھکو: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک بات تو پہلے ہو چکی ہے میں بھی اس کے لئے حاضر ہوا تھا لیکن آپ نے مردانی فرمائی ہے اور کارروائی سے وہ الفاظ حذف کروادیئے ہیں لیکن میں اس کے بارے میں ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا اور اس کے بعد ملکہ جنگلات پر تھوڑی سی بات کروں گا۔ میں نے بھی کل یہ دوستوں سے سنائے۔ اس روایت کو ختم کرنا چاہئے۔ ہم نے جمورویت کا ساتھ دیا ہے، ہم نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا ہے اور ہم مسلم لیگ سے مل کر انشاء اللہ تعالیٰ اور میں زندگی بھر مسلم لیگ میں رہا ہوں اور مسلم لیگ کا ساتھ دیں

گے۔ میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دیا ہے اس میں اگر وہ ہمیں لوٹا کمیں گے تو یہ بہت بری بات ہے اور یہ ان کے لئے نازیبا الفاظ آپ نے جو حذف کئے ہیں، میں آپ کا ممنون ہوں لیکن اس پر کافی بحث ہو چکی ہے تو میں اسے دوبارہ نہیں چھیرنا چاہتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس دن تقریر کر رہا تھا اور میری تقریر کا کچھ حصہ بقاوارہ گیا اور آپ نے مرباںی فرمائی اور مجھے آج بلا لیا۔ میں صرف جنگلات کے بارے میں ایک گزارش کروں گا کہ جنگلات جو کہ اس ملک کا بہت بڑا سرمایہ ہیں اور ماحدیات کو ٹھیک رکھنے کے لئے، آپ کے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لئے اور صحت عامہ کو برقرار رکھنے کے لئے جنگلات کا بہت بڑا خل ہے لیکن وہ جس طرح ایک آدمی نے کما تھا کسی وقت میں نے بھی اخبار میں پڑھا کہ ایک آدمی کرپشن کے بارے میں ایک روایت ہے کہ ایک جلیبی کا تحال کھا گیا تو دوسرا نے کہا کہ نہیں وہ تو ساری حلوانی کی دکان ہی لوٹ گیا تو یہ جو پولیس کا ملکہ ہے یا صحت کا ملکہ ہے یادو سرے ملکہ جات ہیں، یہ معمولی کرپشن کرتے ہیں لیکن آپ اگر باہر نکل کر دیکھیں تو آپ کے جنگلات کا صفائی ہو چکا ہے۔ پاکتن کے دوست میرے یہاں میٹھے ہوں گے ان کو علم ہے کہ ذخیرہ ڈل وریام ہے۔ میں اگلے دن وہاں سے گزر اتوسٹرک کے کنارے جو سفیدے کے کچھ درخت کھڑے تھے سات مریعے کے جنگل میں کوئی درخت نہیں، ایک درخت بقايانہ نہیں اور لوگوں نے جنگلات کی زمین کو کاشت کیا ہوا ہے، وہاں پر کاشت کاری جاری ہے۔ اسی طرح جیچہ و طنی بھی ہے۔ یہ جو ذخیرہ ڈل وریام کا مسئلہ ہے، اس معاملے میں خاص توجہ دیں۔ میرے خیال میں اس ہاؤس میں پہلے اس پر آج تک بات نہیں ہوئی لیکن میں اس لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ یہ بے حد ضروری ہے۔ لوگ جنگلات کو صاف کر گئے اور یہ لکڑی نیچ نیچ کر کھا گئے۔ مرباںی فرمائیں ایک تو اس بارے میں انکو اری کروائیں۔ میں گزارش کروں گا کہ آپ ایک team تیار کریں کیونکہ ایک سو میل کا فاصلہ بھی نہیں ذخیرہ ڈل وریام میں۔ اگر وہاں پر ایک درخت بھی ہو تو میں resign کر دوں گا۔ لوگ درخت کھا گئے۔

جناب سپیکر! اس دن میں بحث کر رہا تھا تو ملکہ صحت کی کچھ items بقاوارہ گئی تھیں۔ صحت کے بارے میں جو موجودہ حکومت نے عام آدمی اور غریبوں کے لئے پیسے رکھے ہیں کہ ان کے لئے دو ایکاں مفت تقسیم کی جائیں گی۔ یہ بہت اچھا ہے۔ عام آدمی سک سک کر مر جاتا ہے اور اسے دوائی نہیں ملتی۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ باہر C.R.H.C اور U.H.R وہاں پر جتنے ڈسپنسرز اور ڈاکٹرز ہیں وہ سال کی 6/5 لاکھ یا 8/7 لاکھ کی دو ایکاں لے جاتے ہیں اور ساری نیچ ڈائلتے ہیں۔ کسی

غیریب آدمی کو تقسیم نہیں ہوتیں تو میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ مربانی فرم اکر وہاں پر کمیٹی مقرر فرمائی جائے۔ پہلے تو ناظمین تھے اگر ناظمین نہ رہے تو نمبر ان یونین کو نسل ہوں گے یا وہاں پر نمبردار حضرات ہیں، ان کی ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ غیریب لوگوں کو دوایاں میسر آ سکیں۔

شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جناب محسن لطیف!

جناب محسن لطیف: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں مبارک دوں گا جناب وزیر اعلیٰ پنجاب میں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رہ کو کہ ایک تناسب اور بہت اہم بحث پیش کیا اور آپ کا ممنون ہوں دل کی گہرائیوں سے کہ آپ نے موقع فراہم کیا۔

جناب سپیکر! جس طرح ہماری بہن فرح دیباً نے ایک ایسا نکتہ اٹھایا کہ جس کا کوئی ذکر نہیں ہوا تو اسی طرح میں بھی ایک ایسے ہی پوائنٹ پر بات کرنا چاہوں گا جس کا ذکر توبت ہو رہا ہے اور ہوتا یا ہے پہلے 8 سالوں سے مگر اس پر کبھی بھی proper implementation نہیں ہو سکی lack information technology of knowledge کی وجہ سے میں اس کا کہوں گا وہ ہے Information technology اور صرف ایک کمپیوٹر مشین کے حوالے سے ہے internet connectivity ہے اور chatting ہے اور browsing ہے اور نہیں ہے - یہ اس سے بہت آگے کی چیز ہے اس میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ اتنی technicalities ہیں کہ میں اس میں جائے بغیر اس کو کوشش کرتا ہوں کہ اس طریقے سے عام فرم زبان میں بتانے کی کوشش کروں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے جو T.I کے حوالے سے میں یہ بتانا چاہوں گا کہ پاکستان اس وقت 122 ممالک جو کہ T.I کے حوالے سے ہیں ان میں سے پاکستان کا نمبر 84 والے ہے اور ہمارے ہمایہ ملک جس کی آزادی کا سال بھی ہمارے برابر ہے وہاں وقت with 44th position 4.06 the score of 4.06 ہے اج بات کرنے کی یہ ہے کہ آج ہم اتنے پیچھے کیوں رہ گئے ہیں؟ کیا وجوہات ہیں جس کی بنا پر پاکستان وہ معیار نہیں حاصل کر سکا جو اسے حاصل کرنا چاہئے تھا؟ ان میں سے کچھ چیزیں ایسی ہیں کہ ہم لوگوں نے computer machines پر زور دیا مگر ان operation machines کو سمجھنے پر غور نہیں کیا۔ اس حوالے

سے میں سب سے پہلے جو بات کرنا چاہوں گا وہ ہے Certification T.I.A.S وقت پوری دنیا کی سب سے اہم ایک Microsoft کے نام سے ایک کمپنی ہے جس نے اپنی Certifications شروع کی ہوئی ہیں جس میں M.C.S.D اور M.C.S.E ہیں جو Microsoft Certified System Engineering and Microsoft Certified System Development certifications کے نام سے کروائی جاتی ہیں۔ یہ ایک Foreign Exchange کا جو ہمارے ملک سے باہر جا رہا ہے massive drain اس میں Microsoft Certifications کی Java ہیں اور C.I.S.C.O certifications کی Oracle ہیں بھی اس میں قابل ذکر ہیں۔ اس میں امر اس بات کا ہے کہ 125 ڈالر per paper per exam certifications کے لئے دیئے جاتے ہیں اور اس وقت پاکستان میں Microsoft کے دو اڑھائی لاکھ کے قریب certified Engineers کی مدد میں باہر جا رہے ہیں۔ آپ اس کے حساب سے اگر اندازہ لگائیں تو دو بلین کے قریب پاکستانی روپے صرف Foreign Exchange کی مدد میں باہر جا رہے ہیں۔ same حالات اور Java وغیرہ سب کے ساتھ اس طرح ہی چل رہا ہے اور this after اس کی windows 2000 and upgradation C.I.S.C.O ہی اسی طرح سے ہوتی ہے جس طرح سے یہ Softwares نئی چیزیں آتی ہیں اس طرح سے یہ Xp جس طرح سے یہ upgrade کرنی پڑتی ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں جو سب سے قابل ذکر اور اہم چیز جس پر نوٹس لینا بہت ضروری ہے کہ اس وقت کچھ Private institutions ایسے ہیں لاہور میں، اسلام آباد میں ہر جگہ پر کام کر رہے ہیں۔ وہ لوگ اس وقت بچوں کے ساتھ طلباء طالبات کے ساتھ ایک گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں۔ یہ pro metric centres ہوتی ہیں certifications ہیں جو pro metric centres میں ادھر قائم کئے ہوئے ہیں اور جو connected ہیں امریکہ کے ساتھ۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ 97% to 98% اس وقت پاکستان میں certified جو لوگ exam دینا چاہتے ہیں وہ clear کر کے آجاتے ہیں جو کہ امریکہ میں بھی یہ ratio نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ pro metric centres کے ساتھ مل کر یہ تعلیمی ادارے جو پرائیویٹ طور پر کام کر رہے ہیں یہ ان سے

papers نکلواتے ہیں۔ پہلے پڑھائی کروانے کے پیسے لیتے ہیں پھر اس کے بعد papers کے پیسے علیحدہ ہوتے ہیں اور وہ paper ان کے پاس نکلا ہوا ہوتا ہے۔ C.I.S.C.O Certification نے دو دفعہ pro matric centres میں پاکستان پر دو دفعہ ban گایا تھا اور انہوں نے یہ pro matric centres دوبارہ سے شروع کر دیا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ سے یہ استدعا کرنا چاہوں گا کہ اس پر نوٹس لیا جائے اور ان engineer کو جو پوری دنیا میں پاکستان کے لئے جگہ نہیں ہیں جب یہ لوگ وہاں پہنچتے ہیں کام کرنے کے لئے جاتے ہیں تو ان کے ہاتھ میں certificate ہوتا ہے لیکن ان کو آتا جاتا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسا بولٹی سے بھرا مافیا ہے جس کو control کرنا بہت ضروری ہے اور اس سے بہت زیادہ revenue بھی اکٹھا ہو سکتا ہے۔ اسی بنیاد پر لوگ ویزا بھی apply کرتے ہیں مگر اب چونکہ ان certifications والوں کو بھی سمجھ آچکی ہے کہ پاکستان میں certification کا معیار کیا ہے وہ اپنے پیسے توکھرے کر رہے ہیں مگر اس کے بعد نہ وہ ویزا میں help out ہو رہے ہیں نہ ہی jobs میں help out ہوتے ہیں۔ وہ نیصد certified لوگ ایسے ہیں جو کام کو سمجھتے ہیں۔ میں آپ کو ایک واقعہ سکولوں کے حوالے سے بتاؤں گا میں کمپیوٹر کی installation کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ میرے حلے میں ایک سکول ہے جو ریلوے کا ہے وہ سرکاری سکول کے زمرے میں ہی آتا ہے۔ میں وہاں پر گیا اور میں نے تفصیلی معافہ کیا وہاں پر ایک کمپیوٹر لیب بھی تھی جو میرے لئے باعث خوشی تھی کہ یہاں پر ایک کمپیوٹر لیب بھی ہے۔ جب میں نے ہبہ ماسٹر سے کما کہ میں نے وہ visit lab کرنا ہے تو جب ہم lab پر گئے تو اس lab پر سیل تالے لگے ہوئے تھے۔ خیر وہ تالے کھلوائے گئے اور اس کمپیوٹر لیب کو دیکھا۔ وہاں وہ works station تھے جو آج کل obsolete ہو چکے ہیں۔ وہاں پر نام کے کمپیوٹر موجود تھے مگر وہ کام کرنے کے قابل نہیں تھے اس وقت light تو تھی نہیں۔ میں نے ان سے صرف ایک سوال پوچھا کہ اس کا server کیا ہے؟ اس کا جواب یہ تھا کہ جناب server نہیں ہے غلام حسین ہے جو اس کو چلاتا ہے۔ یہ وہ جیزیں ہیں جس پر ہم نے غور کرنا ہے۔ ہم نے مشینیں نہیں دیتی بلکہ ہم نے یہ بتانا ہے کہ ان مشینوں کو استعمال کس طرح سے کرنا ہے۔ میری استدعا ہے کہ اگر ہم information کے حوالے سے چھوٹا سا کورس apply کر دیا جائے جس میں صرف ایک بات کی information ہو کہ what is I.T.؟

جناب سپیکر! ایک گھنٹی نجکی ہے دوسری بجئے والی ہے میں اس کو wind up کرنے کی

کو شش کرتا ہوں۔ اس حوالے سے اگر مجھے کما جائے گا تو I.T being an professional میں اس کی بہت تفصیلی رپورٹ آپ کو دے سکتا ہوں، اس کو help out کر سکتا ہوں۔ اس I.T کے سلسلے کو wind up کر کے، ایک چیز رہ گئی کہ ایک دن میرے ایک فاضل دوست بلوچ صاحب نے کما تھا کہ وزیر اعلیٰ نے کما کہ وزیر اعلیٰ ہاؤس کو خاتون یونیورسٹی بنانی جائے تو انہوں نے کما تھا کہ کمرے بہت چھوٹے ہیں اس لئے وہاں پر نہیں بن سکتی۔ جناب سپیکر! ضروری نہیں ہے کہ ادھر ہم یونیورسٹی، ہی بنائیں اس میں ہم I.T park میں انسکتے ہیں اس وقت لاہور میں صرف ایک T park اے اس میں call centres گا سکتے ہیں اس سے لوگوں کو jobs کے لئے call centres کے لئے revenue آ سکتا ہے اس کے علاوہ ہم ان institutions میں کافی چیزیں ہیں لیکن ایک چیز جو بتاہم تھی میں کچی بستی کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ میرے علاقے میں کافی حد تک کچی بستیاں ہیں اور افسوس کا امر یہ ہے کہ وہاں پر سڑک ہے، سیور ٹج ہے، پانی بھی ہے مگر وہاں کیسی نہیں ہے۔ جناب والا! پانچھو ہزار روپے کمانے والا انسان جب سو ڈیڑھ سو روپے کارو ز کا تیل لے کر اپنا کھانا بنائے گا تو اس کے پاس بچت کماں ہو گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی!

ال الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کے ذریعے سردار ذوالفقار خان کھوسمہ، رانا شناہ اللہ خان، جناب قاسم ضیاء و دیگر صوبائی اسمبلی کے منتخب ہونے والے ارکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج اور کل پورے ملک میں میاں محمد نواز شریف کے کاغذات مسترد ہونے کے خلاف ہڑتال کی جا رہی ہے تو میری رائے یہ ہے کہ کل کا اجلاس ملتوی کیا جائے تاکہ ہم تمام ممبران بھی اس ہڑتال میں شامل ہو سکیں۔

سابق رکن پنجاب اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی (مر حوم)

کے لئے دعائے معقرت

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میرے والد مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ جو اس اسمبلی کے تین مرتبہ member ہے ہیں آج ان کا یوم وفات ہے میری درخواست ہے کہ ان کی معقرت کے لئے دعا کروائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ خود ہی دعا کرائیں آپ کے ساتھ سارا ایوان دعا کرے گا۔
 (اس مرحلہ پر الحاج محمد الیاس چنیوٹی نے اپنے والد محترم، میاں محمد نواز شریف کے والد محترم اور دیگر مردوں میں ارکین اسمبلی کے لئے دعائے معقرت کرائی)

ضمی بحث بابت سال 2007-08 پر عام بحث

(--- جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب افتخار احمد خان بلوج!

جناب افتخار احمد خان بلوج: اعوذ بالله من الشیطان الرجيم ۰۵ بسم اللہ الرحمن الرحيم ۰۵ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جب سے میں ممبر بنتا ہوں میرا پہلی دفعہ نمبر آگیا ہے۔ اس کے بعد جناب سے گزارش کرتا ہوں چونکہ میرا شاید اگلا نمبر اگلے بحث پر آئے اس لئے ذرا فراخ دلی سے وقت دے دینا تاکہ آپ میری گزارشات سن سکیں۔ سب سے پہلے تو میں اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ کو خوبصورت بحث پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کو منظور کرنے پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اس کے بعد میری ایک اور گزارش بہت ضروری ہے وہ بھی اسی تقریر کا حصہ بنتا ہوں کیا میاں اڑھائی سو نئے صوبائی اسمبلی کے ممبر زائے ہیں۔ آپ بھی پہلے رہے ہیں اور راناصاحب تو بہت ہی پہلے سے رہے ہیں ان کی جان پچان ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ نئے لوگوں کو بھی موقع میا کرتے رہیں تاکہ وہ بھی اپنا role ادا کرتے رہیں۔ اس کے بعد میں محترمہ بے نظر بھٹکو ان کی شہادت پر خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اور میاں محمد نواز شریف کو اس جمورویت کی خاطر، اس پاکستان کی بقا کی خاطر اور جوانوں نے جلاوطنی اور تمام مصیتیں جھلی ہیں ان کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش ہے کہ یہ آٹھ کروڑ عوام کا

صوبہ پنجاب ہے اس میں آپ دیکھیں کہ تقریباً جو پچھلا دور رہا ہے اس میں جمورویت کو جڑ سے اکھڑا گیا، انصاف کا قتل عام کیا گیا، لوگوں کو انصاف تک میا نہیں کیا گیا، منگالی کا دور آپ دیکھ لیں کہ ابھی تک اس کو control نہیں کیا جا رہا ہے۔ جس حلقة سے میں منتخب ہوا ہوں وہاں کے ایم۔ این۔ اے اور دو گھر ہیں جن کا شروع سے تسلط رہا ہے۔ جب سے ملک بنائے ہے وہی دو گھر کبھی ایک کبھی دوسرا اقتدار میں رہے ہیں۔ وہ ہمیشہ حکومت کا حصہ اور وفاقی وزیر رہے۔ میں پہلی دفعہ اس سارے تسلط کو توڑ کر آیا ہوں اور عوام نے مربانی کی کہ انہوں نے ایک تیسرے آدمی کو موقع دیا کہ میں وہاں سے ایم۔ پی۔ اے منتخب ہوا ہوں۔ اس عوام کی مجھ سے توقعات ہیں ان دو گھرانوں نے اس حلقة کے لئے کچھ نہیں کیا۔ میرے حلقة کا main مسئلہ پشاور سے لے کر کراچی تک کاروٹ ہے جو سرگودھا سے ہو کر آگے جاتا ہے وہاں ایک پل بنایا ہے جو دریائے چناب پر ہے وہ پاکستان کی نویعت کا پہلا پل ہے جس پر ریلوے لائیں بھی گزرتی ہے اور ایک طرف سے روڈ رانپورٹ بھی گزرتی ہے۔ وہاں ہر روز چار پانچ لوگوں کی اموات ہو جاتی ہیں آج تک اس پل کا کسی نے بھی کچھ نہیں کیا۔ میری گزارش ہے کہ اس پل کے لئے سناء ہے کہ کچھ ہو رہا ہے اس کا پتا نہیں کب بنے گا؟ میں نے ایک تجویز پیش کی ہے کہ وہاں اگر کشتمیوں کا پل عارضی طور پر بنایا جائے تو وہ جو یہ چھوٹی ٹریف ہے یا یک بو لنس ہیں heart attack کے مریض یا اس قسم کے اور مریض وہ اپنے ہسپتال تک آسانی سے پہنچ سکیں تو یہ میرا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور میں نے عوام سے وعدہ کیا تھا کہ جب اسمبلی میں پہنچوں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ میں اس مسئلہ کو سب سے پہلے پیش کروں گا۔ اس کے بعد جن غریب لوگوں نے ہمیں ووٹ دیے ہیں انہوں نے اس لئے دیے ہیں کہ پچھلی حکومت کا آپ دور دیکھیں تو وہاں کے دیہاتوں کے ہسپتاوں میں کوئی first aid کی یا کسی قسم کی دوائی available نہیں تھی۔ وہاں سکول موجود تھے لیکن teachers موجود نہیں تھے۔ وہاں تھے تو سکول نہیں تھے۔ وہاں کرپشن کا دور دوڑھا، وہاں بیخ تھے تو نقلی تھے، دوائیاں تھیں تو وہ جعلی تھیں۔ اس وجہ سے ہمارا ملک اور صوبہ پنجاب جوزراعت کے معاملہ میں بست آگے ہونا چاہئے تھا۔ وہ بالکل پیچھے کی طرف جا رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ ہمارے حلقة کی عوام اور ہم تمام لوگوں نے ایک آس، امید لے کر پنجاب کی بہتری کے لئے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف پر اعتماد کیا ہے اور عوام نے بھی اعتماد کیا ہے اور ان پر ہمیں مکمل اعتماد ہے اور ان میں صلاحیت موجود ہے۔ میری گزارش ہے کہ آپ نے جو بجٹ بنایا ہے اس کو اگر صحیح طریقے سے کیا جائے، کرپشن کو روکا جائے، یہ اس دفعہ جو ہمیں mandate implement

ملا ہے۔ یہ (ن) ایگ اور پیپلز پارٹی کو ملا ہے میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ یہ اس ملک کی سب سے بڑی پارٹیاں ہیں اور اگر خدا نخواستہ یہ اتحاد اور یہ پارٹیاں بھی ناکام رہیں تو پھر عوام انقلاب لائے گی اور انقلاب کی طرف دیکھے گی۔ میری گزارش ہے کہ ہمیں اپنے فرالُض کو پوری دیانتداری سے، حکومت کے تعاون سے اور اپنی اس عوام کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہر کوشش کرنی چاہئے تاکہ ان کا اعتناد ہمارے اوپر بحال رہے۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا تقریر ختم کرتا ہوں کیونکہ آپ آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ شکریہ، اللہ حافظ۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا بے حد مسون ہوں۔ دیر آید درست آید۔ آپ نے موقع فراہم کیا۔ میں وزیر خزانہ جناب تنور اشرف کا رہ کو given situation میں دستیاب وسائل اور ان حالات میں ایک متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی میں قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف کو بھی ان کی انقلابی سوچ اور انقلابی اقدامات پر مبنی اس بجٹ کی تیاری پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں افغانستان، بلوجستان، وانا، وزیرستان، ڈاؤلہ، شمالی علاقہ جات، مدرسہ حفصہ اور لال مسجد کی لاشوں پر ملنے والے ڈالرنہ ہونے کی وجہ سے بھی میں جناب وزیر خزانہ کو دو آتشنا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں ایجنسیوں کے ذریعے اٹھوائے جانے والے ان حریت پسندوں، آزادی پسندوں کو قیدی بنانکر امر یکہ کے حوالے کرنے پر ان کے بدلتے میں ملنے والے ڈالروں کے نہ ہونے کی وجہ سے بھی اس متوازن بجٹ کو پیش کرنے پر بھی میں سہ آتشا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ صاحب کی بجٹ تقریر کا آخری پیرا جس پر انہوں نے یہ وعدہ کیا کہ "ہم عوام پر لگائے گئے ٹیکسوں اور بیرونی قرضوں سے حاصل کی گئی رقوم حکومت کے پاس امانت سمجھتے ہیں۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس امانت میں خیانت نہیں ہونے دیں گے۔ اس وعدہ پر خاص طور پر چار آتشا مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ وزیر خزانہ صاحب کے اس وعدہ پر مجھے یوں لگا کہ میں یہ دو تین شعر عرض کرنا چاہوں گا۔

جیسے دیرانے میں چپکے سے بھار آجائے
جیسے صحراؤں میں ہولے سے چلے باد نہیں
جیسے بیمار کو بے وجہ قرار آجائے

جناب سپیکر! میں نے ان وعدوں کی وجہ سے اپنے جذبات کا اظہار ان دونوں شعروں میں کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رخ بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں موقر جریدہ Economist میں یہ اکٹھاف ہوا ہے کہ "سابقہ دور میں اربوں ڈالر ملنے والی امداد کماں خرچ ہوئی ہے؟" اس پر اس نے ایک خاص تفصیل سے بحث کی ہے۔ شاید ٹائم کم ہو گا، میں چاہوں گا کہ بجٹ پر توپوری تفصیل کے ساتھ بات نہیں کر سکتا، کرنا چاہوں تو مجھے وقت عنایت کریں تو میں گھنٹوں اس پر بول کے وضاحت سے اس بات کی تشریح کرنا چاہوں گا لیکن میں ایک دو موضوع لے لیتا ہوں تاکہ اپنی بات ختم کر لوں۔ خاص طور پر میں یہ چاہوں گا کہ ایکریکٹچر اور لائیوٹاک پر مجھے بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر! کاشنکار کے مسائل یہ ہیں کہ ایک تو بہت چھوٹی سال ہو لڑنگ ہے۔ میرے پاس اس کے statistics بھی ہیں کہ ایک ایکڑ سے ڈریٹھ ایکڑ تک یا اس سے کم کے کتنے مالک ہیں اور ان کے پاس کتنا رقبہ ہے۔ اس کے بعد ایک سے چار ایکڑ، پانچ ایکڑ، ساڑھے بڑھا ایکڑ جو گزاریونٹ ہے اور پھر پچھیس ایکڑ تک یا پچھیس ایکڑ سے پچھاں ایکڑ تک پھر پچھاں ایکڑ سے ڈریٹھ سوا ایکڑ تک اور ڈریٹھ سو ایکڑ سے زائد کے مالکان کا بھی میرے پاس ایک ڈیٹھ موجود ہے۔ اگر میں پڑھنا چاہوں گا تو اس میں مزید وقت خرچ ہو گا۔ بہر حال آپ نے پہلے ہی گھنٹی بجادی، بات میری کہاں ہو گی؟ میں ایک بات کے لئے ضرور عرض کروں گا، بتیں تو بہت ساری ہیں کہ چھوٹا کاشنکار جس کو ریڑھ کی ہڈی کہا گیا اور ریڑھ کی ہڈی کی بھی ہڈی لائیوٹاک میں کاشنکار کو کہا گیا۔ وہ اپنی بھیسنس کا دو دھن نہیں پی سکتا۔ وہ گھر میں پالی ہوئی مرغی کا انڈہ نہیں کھا سکتا۔ وہ اپنی زندگی کی ڈور جو کم وسائل کے ساتھ بندھی ہوئی ہے زندہ رکھنے کے لئے وہ بھیسنس کا دو دھن بھی نیچ دیتا ہے۔ نہ کھن، نہ لسی نصیب ہوتی ہے۔ اپنی مرغی کا انڈہ بھی نیچ دیتا ہے اور نیسلے جیسی multinational companies اس کا استھصال کرتی ہیں۔ پھر اس کا استھصال اس طرح سے بھی ہوتا ہے کہ اس کی فصلوں کا بھاؤ اس کو نصیب نہیں ہوتا، مناسب بھاؤ نہیں ملتا ہے۔ پھر inputs جو اتنی ممکنی ہیں، اس بات پر کبھی کسی نے غور نہیں کیا۔ آج میں پہلی بار اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ ڈی۔ اے۔ پی سپر فاسفیٹ کھادیں جو ہیں، ان کے مکلی

کارخانے فیصل آباد، جڑاںوالہ میں بناتے تھے وہ فروخت کر دیں، اپنی ملیں فروخت کر دیں، جو سپر فاسفیٹ کھادیں بناتی تھیں اور multinationals کو import کرنے کے لائننس دے دیئے۔ میرا آج آپ اور اس ایوان کے توسط سے ان لوگوں کو یہ سوال ہے جو لاٹسنس جاری کرتے ہیں، آپ کو اور اس معززاً ایوان کو بھی یہ معلوم ہونا چاہئے کہ جب کسی ملٹی نیشنل کمپنی کو لاٹسنس جاری کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگائی جاتی ہے کہ تین سال کے اندر آپ raw material میں اس پر پیدا کریں گے۔ اب مجھے statistics کا یا اس لاٹسنس جاری کرنے والوں کی وطن کے ساتھ دشمنی جوان سے لاکھوں اور کروڑوں روپے لے کر ان کو لاٹسنس جاری کر رہے ہیں یا ان کی تجدید کر رہے ہیں ان سے یہ پوچھا جائے کہ ان multinational companies کو پاکستان کے اندر raw material پر کھادیں بنانے پر کیوں پابند نہیں کیا جاتا؟ ان کو بار بار اجازت کیوں دی جاتی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی بہت شکریہ۔ پلیز آپ بیٹھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز آپ بیٹھیں۔ سردار قیصر عباس خان مگسی!

سردار قیصر عباس خان مگسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ شکریہ۔ جناب سپیکر!

MR. ACTING SPEAKER: Please silence in the House

سیدنا ظم حسین شاہ: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! ہماری بھی آپ سے استدعا ہے کہ آپ مربانی فرمائیں اور ان کو دو منٹ دے دیں let him wind up ایکونکہ یہ سارے ایوان کا مسئلہ ہے۔ (نفرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میرے لئے تمام ممبران برابر ہیں۔

سیدنا ظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ کی بات بجا ہے۔ مگر ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں اور دنیا میں قدر اسی کے لئے ہوتی ہے جو کسی کے لئے کچھ کرے۔ جب ایک معززاً ممبر آپ سے استدعا کر رہا ہے تو یہ آپ کی کرسی کا بھی تقدس ہے۔ اگر آپ ہماری بات نہیں سنیں گے، آپ ہماری request نہیں

مانیں گے تو پھر ہماری اور کون قدر کرے گا؟ آپ تو ہمارے Custodian ہیں اور آپ نے ہی ہماری قدر بنانی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا بہت شکریہ، لیکن میرے خیال میں پھر ان ساتھیوں کے ساتھ زیادتی ہو گی جن کو میں نے سات منٹ سے اوپر بالکل نہیں بولنے دیا۔ آپ بیٹھیں۔ شاہ صاحب! آپ میرے محترم ہیں پلیز بیٹھ جائیں۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہم نے یہاں پر یہ پابندی لگانی تھی اس لئے آپ کسی ایک ساتھی کا بتا دیں جسے میں نے دوسری bell کے بعد ٹائم دیا ہوا۔ تو یہ ان سب کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ لہذا اب میں سردار قیصر عباس سے گزارش کروں گا کہ وہ بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز بیٹھ جائیں میں آپ کو ٹائم دوں گا لیکن ابھی میں نے ان کو floor دیا ہوا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ بہت اہم موضوع ہے مجھے اس پر بات کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو پھر کبھی دوبارہ ٹائم دے دیں گے۔ ابھی تشریف رکھیں؟

میاں محمد رفیق: پھر میں پر یہیں کانفرنس کے ذریعے کر لوں گا۔ صحافی بھائی سن لیں کہ آج میں نے پر یہیں کانفرنس کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز آپ تشریف رکھیں۔ اگر ہاؤس کو نہیں چلنے دیا تو مجھے بتا دیں۔ جو rule ایک ممبر کے لئے ہے وہی تمام ممبر ان کے لئے ہے۔ بہت مر بانی آپ تشریف رکھیں۔ جی سردار صاحب!

سردار قیصر عباس خان گسی: بسم اللہ الرحمن الرحيم ۵ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے میاں محمد شہباز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر خزانہ پنجاب جناب تنویر اشرف کارئہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے عوام دوست اور کسان دوست بجٹ پیش کیا۔ میں آپ کا بھی انتظامی مشکور ہوں کہ آپ نے بہت پیار و محبت اور احسن طریقے سے اس ایوان کو چلا�ا۔ اگر ہمارے کچھ فاضل ممبر ان کی باری نہیں آسکی تو اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں بلکہ ہم ہی ایک دوسرے کا ٹائم کھاتے رہے ہیں۔ میں آپ کی اجازت سے اور آپ کے توسط سے اپنے علاقے کے چند مسائل گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔ جناب میرا تعلق ضلع لیہ سے ہے اور ضلع لیہ پورے پنجاب کا سب سے پہمائدہ ضلع ہے۔ ضلع لیہ میں

میراحلقہ تحصیل چوبارہ اور چوک اعظم ضلع یہ میں بھی سب سے پسمندہ حلقہ ہے۔ کوئی بھی قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی اور آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی میرے حلقہ میں پندرہ بندراہ کلو میٹر تک سکول نہیں ہیں اور لوگوں کے بچے زیور تعلیم سے محروم ہیں۔ لہذا میں آپ کے توسط سے گزارش کروں گا کہ چونکہ میرے حلقے میں سکولوں کی انتہائی کمی ہے اس لئے بینایی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہاں پر سکولوں کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب والا! 1982ء میں تحصیل چوبارہ بنی تھی اس وقت سے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال چوبارہ ویران پڑا ہے لہذا اس کے لئے دو ایساں اور دیگر سولیات فراہم کی جائیں اور عملہ بھی تعینات فرمایا جائے۔ وہاں پر بوائزڈ گری کالج کی بلڈنگ تو شروع ہو چکی ہے لیکن گرلز ڈگری کالج کے لئے رقبہ میسر نہ ہے۔ وہاں پر محکمہ جنگلات کالاکھوں ایکٹر قبہ موجود ہے لہذا استدعا ہے کہ وہاں سے ہمیں گرلز ڈگری کالج اور کمرشل کالج کے لئے رقبہ دیا جائے۔ 1986ء میں مکتب سکولوں کا اجر آکیا گیا تھا اور وہاں پر امام مسجد کے نام سے ایک سیٹ کی گئی تھی جو سکولوں میں بچوں کو قرآن پاک کا درس دیتے ہیں 1986ء میں ان کے لئے 250 روپے اعزازیہ رکھا گیا تھا لیکن آج 2008ء میں بھی ان کا اعزازیہ وہی 250 روپے ہے۔ لہذا آپ کے توسط سے میری استدعا ہے کہ اس اعزازیہ میں اضافہ کیا جائے۔ جو ہمارے بچوں کو قرآن پاک کا درس دے رہا ہے اسے 250 ماہوار دینا اس کے ساتھ بہت بڑا مذاق ہے۔

جناب سپیکر! میر آادھ حلقہ نسیمی اور آادھ بارانی ہے فصلوں کا دار و مدار بارشوں پر ہے اس سال بار شیں نہیں ہوئیں نسیمی پانی کی کمی تھی اور جو تھوڑی بہت فصلیں ہوئی تھیں وہ ٹالہ باری سے خراب ہو گئی ہیں لہذا استدعا ہے کہ میرے حلقہ کو آفت زدہ قرار دے کر وہاں سے کسانوں کو مالیہ، آبیانہ اور زرعی نیکیں معاف فرمایا جائے۔ میں وزیر اعلیٰ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ انہوں نے زمیندار، کاشتکار کے لئے ٹریکٹروں پر subsidy دی ہے لہذا میری گزارش ہے کہ جہاں ٹریکٹر کے لئے subsidy دی گئی ہے وہاں زرعی آلات کے لئے بھی subsidy دی جائے اور ہمارے بارانی علاقوں میں sprinkler system پر بھی subsidy دی جائے تاکہ کاشتکار اس سولت سے فائدہ اٹھا سکیں۔ میری آخری گزارش ہے کہ میرے علاقے ضلع یہ میں ایک ورکشاپ تھی جہاں بلڈوزر تھے لیکن فاروق لغاری کے دور میں وہ ورکشاپ ڈیرہ غازی خان میں شفت کر دی گئی تھی اور جو بچے کچھے بلڈوزر تھے وہ بھی condemmed ہو چکے ہیں لہذا میری استدعا ہے کہ اس بجٹ میں وہاں کے زمینداروں کے لئے نئے بلڈوزر خریدے جائیں اور نگران دور میں بلڈوزر پر زمیندار اور کاشتکار کو جو

دی گئی تھی اسے ختم کر دیا گیا ہے میری استدعا ہے کہ وہ subsidy بحال کی جائے تاکہ کسان اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ بہت شکریہ۔ میں جناب کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب عبدالوحید چودھری: پاؤ ائٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! پچھلے ایک ہفتے سے ملتان کی صحافی برادری اور منتخب نمائندوں کے درمیان ایک غلط فہمی چل رہی ہے میں اس کی clarification کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے کل بھی اور آج بھی وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں صحافی احتجاج کر رہے ہیں کہ ہم نے ایوان میں ان کی صحافی کالوں کی مخالفت کی ہے۔ میں ذمہ داری سے یہ بات کہتا ہوں کہ نہ میں نے اور نہ ہی پورے پنجاب کے کسی رکن نے صحافی برادری کالوں کی مخالفت کی ہے۔ ہم تو اس کی support کرتے ہیں بلکہ وزیر اعلیٰ پنجاب سے استدعا کرتے ہیں کہ انہوں نے جیسے لاہور میں صحافی کالوں کے لئے فنڈز مختص کئے ہیں اسی طرح ملتان کی صحافی برادری کو بھی خصوصی فنڈ دیا جائے ان کی کالوں کو جلد از جلد کیا جائے اور ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم نے کسی forum پر بھی ان کی مخالفت نہیں کی۔ ہم develop کیا جائے اور ہم یہ واضح کرتے ہیں کہ ہم نے کسی

چاہتے ہیں کہ ان کی کالوں جلد از جلد شروع کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب محمد سعید مغل!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ مسنا نجم صدر صاحب!

محترمہ انجمن صدر: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر! پچھلی حکومت کی تباہ کن بر بادیوں کے باوجود اتنا متوازن بجٹ پیش کرنے پر میں وزیر خزانہ جناب تنویر اشرف کا رہ، وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، ان کی کابینہ اور اس معزز ایوان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن قوموں نے تعلیم کو اپنایا انہوں نے ہمیشہ ترقی کی اور ایک مقام پایا۔ جن قوموں نے تعلیم کو اپنے ہر فرد کی دلہیزتک پہنچایا وہ آج کامیاب ہیں۔ جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی پہلی تغیری میں فرمایا تھا کہ 144 ماؤں سکول بنائے جائیں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ تعلیم کے شعبے میں اس طرح کے کام کئے جائیں کہ جن سے ہمیں output بھی ملے۔ ہمیں اس وقت technology کی ضرورت ہے، technical لوگوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں پڑھی لکھی افرادی قوت کی ضرورت ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ ہماری یونین کو نسل کی سطح پر ایک ہائی سکول ضرور ہونا چاہئے۔ جیسا کہ میری بہن نے ابھی بات کی تھی کہ سکولوں کی عمارتوں کو second time استعمال میں لایا جائے۔ وہاں پر

تعالیم بالغاء کے حوالے سے تعلیم دی جاسکتی ہے۔ وہاں ایسے بچوں کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے جن کے والدین تعلیم نہیں دلو سکتے اور ان کے بچے تعلیم حاصل کرنے کی بجائے گھروں یا ہوٹلوں میں کام کر رہے ہیں۔ ہمیں ان چھوٹے بچوں کے ہاتھوں میں چائے کی tray دینے کی بجائے قلم پکڑانا ہے تاکہ ہم بھی ایک پڑھی لکھی، تعلیم یافتہ افرادی قوت کے ساتھ دنیا کا مقابلہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں صحت کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ میرا تعلق ضلع فیصل آباد سے ہے۔ ہمارا ضلع آبادی کے لحاظ سے پاکستان کا تیسرا بڑا شہر ہے۔ revenue کے لحاظ سے کراچی کے بعد دوسرا نمبر پر فیصل آباد کا نام آتا ہے۔ اگر پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی کی سیٹوں کے حساب سے دیکھیں تو برابر ہے۔ اس کے باوجود کتنی نا انصافی ہے کہ فیصل آباد میں صرف تین ہسپتال ہیں جبکہ لاہور میں اس وقت 11 سے 12 بڑے ہسپتال کام کر رہے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہمارے فیصل آباد میں بھی میو ہسپتال، جناح ہسپتال جیسے بڑے ہسپتال بننے چاہیں۔ فیصل آباد میں ایک Dental Hospital بھی ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اپنے وزیر خزانہ صاحب سے ایک گزارش کرنا چاہوں گی۔ ہمارے ہاں لوکل گورنمنٹ کا نظام ایک صدارتی Ordinance کے ذریعے آیا۔ اس کو ختم تو نہیں کیا جا سکتا لیکن اس میں کچھ تبدیلیاں ضرور کی جاسکتی ہیں۔ صرف ایک شخص کو obligate کرنے کے لئے یہ طریقہ کار اپنایا گیا تھا۔ اس میں کچھ ایسے Heads ہیں کہ جن میں بہت سے پڑے ہوئے ہیں۔ میں بتانا چاہوں گی کہ uplift کے حوالے سے ایک پروگرام شروع کیا گیا تھا۔ یہ چار اضلاع میں شروع ہوا تھا جس میں یونین کو نسلوں کو 80/80 لاکھ روپے دیے جانے تھے۔ پچھلی حکومت نے یہ کیا کہ جن یونین کو نسلوں کے ناظمین پاکستان مسلم لیگ (ن) یا پیپلز پارٹی سے تھے انہیں یہ فائز نہیں دیئے گئے۔ اب بھی فیصل آباد میں uplift کی مدد میں 40 کروڑ روپے پڑے ہیں۔ اسی طرح میں C.C.Bs کے حوالے سے بات کروں گی کہ اس وقت فیصل آباد ضلع میں 97 کروڑ سے زیادہ یعنی ایک ارب کے قریب اس مدد میں پیسے پڑے ہیں جن کو utilize کیا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! خواتین چونکہ ہماری آبادی کا بچا س فیصد ہیں۔ ان کے لئے جو بجٹ رکھا گیا ہے اس میں تھوڑا سا اضافہ کر کے زیادہ بجٹ allocate کیا جائے تاکہ خواتین کی فلاخ و بہود کے لئے کام کئے جاسکیں اور خواتین کی معاشی حالت کو بھی بہتر کیا جاسکے۔

جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میں بات کرنا چاہوں گی کہ بحث بہت خوبصورت ہے لیکن جس شعبے میں بھی کام کیا جائے اس کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی ہونی چاہئے، وقت کا تعین ہونا چاہئے۔ اسی طرح جاری منصوبوں کی monitoring کو یقینی بنایا جائے۔ جب تک monitoring کو یقینی نہیں بنایا جائے گا، ہم سو فیصد result حاصل نہیں کر سکیں گے۔ بہت بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شوکت براء!

پیر محمد اشرف رسول: پواہنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بیہر صاحب فرمائیں!

پیر محمد اشرف رسول: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ میاں رفیق صاحب کو بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پیر صاحب! پلیز آپ ہاؤس کو چلنے دیں۔ تشریف رکھیں۔ جی، شوکت براء صاحب!

چودھری شوکت محمود براء (ایڈو وکیٹ): جناب سپیکر! اچونکہ آج ضمنی بحث پر بحث ہے۔ یہ جو 44۔ ارب روپے کا ضمنی بحث پیش کیا گیا ہے یہ پچھلی حکومت کے اخراجات ہیں۔ اس میں 25۔ ارب روپے گندم اور چینی کی مدد میں خرچ کئے گئے ہیں۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے، ہمارے صحافی بھائی بھی بیٹھے ہیں کہ 2۔ ارب 41 کروڑ روپے متفرق مکملہ جات کی مدد میں خرچ کئے گئے ہیں۔ ایک ارب 40 کروڑ روپیں کے لئے اور ایک ارب 93 کروڑ روپے صحت کی مدد میں خرچ کئے گئے ہیں۔ ہمیں اب یہ بات سمجھ آ رہی ہے کہ اپوزیشن نے بائیکاٹ کیوں کیا ہوا ہے، وہ یہاں ایوان میں آ کر کیوں نہیں بیٹھتے؟ اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ غریب عوام کا جو خون ان لوگوں نے چوسا ہے، جس انداز میں انہوں نے غریب عوام کے پیسے لوئے ہیں اگر آج یہ ہمارے سامنے بیٹھے ہوتے تو ہم ان سے پوچھتے کہ یہ 2۔ ارب 41 کروڑ جو متفرق مکملہ جات کی مدد میں خرچ کئے ہیں وہ کہاں پر خرچ ہوئے ہیں، ان کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ ان چودھریوں نے جو پنجاب کے وزیر اعلیٰ کمالاتے تھے، جو کہتے تھے کہ ہم پنجاب کے خادم ہیں۔ انہوں نے غریبوں کا مال لوٹا ہے۔ ہماری حکومت نے یہ کہا تھا کہ ہم انتقامی سیاست نہیں کریں گے لیکن میں آپ سے ایک گزارش ضرور کروں گا کہ ان چودھریوں

نے جو عوام کا پیسا لوٹا ہے، غربوں کے خون پینے کی جو کمائی کھائی ہے اگر ہم نے ان کا احتساب نہ کیا تو غریب عوام ہمارا اگر بیان ضرور پکڑیں گے۔ کسی شاعرنے کہا ہے کہ:

ٹھگاں ڈاکوواں چور لثیریاں دی
دہشت دھونس دی گل بات نہیں رہن دینی
ترلا ساڑ دینا اے پھوکے چودھریاں دا
اوہدی جھوٹی اوقات نہیں رہن دینی
کوشش جابریاں دی نہیں دن چڑھن دینا
سماڑا عزم ایسہ رات نہیں رہن دینی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں کسانوں کے حوالے سے یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے ہاں گندم 625 روپے فی من تھی لیکن جب ہم نے گندم import کی تو 1300 روپے فی من کے حساب سے کی ہے۔ کسان ہمارے ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمیں کم از کم 1000 روپے فی من کے حساب سے گندم کی قیمت مقرر کرنی چاہئے۔ اسی طرح کپاس جو کہ ہماری main crop ہے اس کی قیمت 2500 روپے فی من مقرر ہونی چاہئے۔ چاول کی قیمت 1300 روپے فی من کے حساب سے fix کی جانی چاہئے۔ گناہ 100 روپے من کے حساب سے کسان سے خریدا جانا چاہئے۔ یہ چاروں crops ہیں اگر ہم ان کی قیمتیں بڑھادیں گے تو ہمارا کاشت کار جو اس وقت بت پریشان ہے اس کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! چونکہ وقت بہت کم ہے لیکن تعلیم کے حوالے سے میں بات ضرور کرنی چاہوں گا۔ یہ جو substandard تعلیم ہے اس کا خاتمه کیا جانا چاہئے۔ یہاں merit کی بات کی جاتی ہے۔ اب ہارون آباد میں پڑھنے والا پچھے اپنی سن کالج، گورنمنٹ کالج یا یاف سی کالج میں پڑھنے والے پچھے کے ساتھ کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟ میری گزارش ہے کہ اس double standard کو فور ختم کیا جائے اور تمام جگہوں پر مساوی تعلیم کا نظام رانج کیا جانا چاہئے۔ کسی شاعرنے کہا ہے کہ:

سماڑے بال وی پڑھ لکھ کے اک ڈینہ حاکم بنیں
کیا احساس ریاستیاں دے ہن آتیکوں سمجھوواں
تے کندھی آلے ترستے رہنداے کیا سوچے دریاواداں

جناب سپریکر! میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے عرض کروں گا، آج چونکہ یہاں پر وزیر آپاٹی بھی تشریف فرماء ہیں۔ میں نے اپنے علاقے کے متعلق ایک بات کی تھی۔ ہمارا ضلع بہاؤ لنگر سب سے پسمندہ ضلع ہے۔ ہمارے ضلع بہاؤ لنگر کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہوا ہے کہ ہمارے علاقے کا پانی جو کہ 1925 سے 3.4 فیصد ہے۔ بہاؤ پور کا، رحیم یار خان کا، ہم سے زیادہ پانی ہے۔ میں کچھ نہیں مانگتا، اس دن بھی میں نے یہی بات کی تھی کہ جو پرانی حکومت تھی ہمارے علاقے کا 1500 کیوسک پانی کاٹ کر مختلف علاقوں کو دے دیا گیا۔ میں سینٹر وزیر سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کی proper enquiry کی جائے۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا مجھے سکول نہیں چاہیں مجھے اور کسی مد میں funds نہیں چاہیں۔ اگر ہمیں پانی نہ ملا تو ہمارے علاقے کا کسان مر جائے گا۔ آج ہمارے علاقے کی زمینیں بخوبی ہیں آج وہاں کا کسان خود کشی کرنے پر مجبور ہے اور جناب! میں ایک ہی بات کوں گا کہ ہمارے علاقے کے لئے پانی دیا جائے ہمارے ضلع بہاؤ لنگر میں پانی کا مسئلہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ کچھ نہ کیا جائے کم از کم بہاؤ پور جس کا 4.3 پانی ہے اس کے مطابق کر دیا جائے۔ اس طرح سے ہمارے پانی کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ آخر میں up wind کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو supplementary budget ہے ہمارے ایوان کو کسی طور پر یہ پاس نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے غریب عوام مزدوروں کا، کسانوں کا خون چو سا ہے۔ اس لئے کہ ان کو شاید یہ علم تھا کیونکہ یہ سیاہ رات ختم ہونا تھی اور الحمد للہ آج اس ملک کے اندر جمہوریت کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ میں up wind کرتے ہوئے یہ گزارش کروں گا

وہ اس رعونت سے جیتے تھے جیسے مرتا ہی نہیں
 تخت پر بیٹھے ہیں جیسے اترنا ہی نہیں
 یوں ماہ و انجم کی وادی میں اڑے پھرتے تھے وہ
 خاک کے زروں پر جیسے پاؤں دھرنا ہی نہیں
 ان کا دعویٰ تھا کہ سورج بھی انہی کا ہے غلام
 شب جو ہم پر آئی ہے اس کو گزرنا ہی نہیں
 انہتا کر لی ستم کی، لوگ تھے خواب میں
 جاگ اٹھے جب یہ لوگ، تو وہ ٹھمرے ہی نہیں
 (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کا بہت مشکور ہوں اور اس دعا کے ساتھ کہ اس اسمبلی کا یہ عمد ہے غریب عوام کے ساتھ یہ عمد ہے کہ یا اللہ ہمیں یہ بہت دے ہمیں یہ حوصلہ دے کہ ان حکمرانوں نے ہمارے ملک کا آٹھ سالوں میں جو حال کیا مشرف اور اس کے ٹوٹے نے ہمارے ملک کو جس طرح سے لوٹا یا اللہ ہمیں یہ بہت دے کہ غریب عوام جو ہم سے توقع رکھے ہوئے ہیں، ہم ان کی امیدوں کو پورا کر سکیں۔ بہت شکر یہ

جناب قائم مقام سپیکر: بات یہ ہے کہ آج اس اسمبلی کا تمام سماں ہے بارہ بجے تک کے لئے تھا۔ میرے پاس جو لست موجود ہے۔ جناب اعجاز احمد خان، رانا آصف محمود، جناب احمد خان بلوج، محترمہ یا سمین خان صاحب، جناب جاوید احمد، قاضی احمد سعید، میاں غلام سرور، راؤ کاشف رحیم، رانا منور غوث، جناب ذوالقدر علی، جناب احسان الحق نولاثیا، چودھری اسد اللہ، جناب اولیس اسلم مثانہ، میاں عامر سعید انصاری، رائے صدر عباس بھٹی، محترمہ ماڑہ حمید، جناب طاہر نوید چودھری، محترمہ شینہ ریاض، محترمہ فریجہ نایاب، جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی، ملک خرم علی خان، مراثیق، جناب ذوالقدر علی ہیں چونکہ آج وقت ختم ہو رہا ہے۔ میں ان سب سے بہت معذرت کروں گا اور وزیر خزانہ کو بلانے سے پہلے میاں رفیق صاحب سے کہوں گا کہ دو منٹ میں اپنی بات کو wind up کر لیں گے میں نہیں چاہتا کہ ان کو پر لیں گے کوچاۓ بلانے کا خرچہ پڑے۔ میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! وہ تو میں کروں گا کیونکہ بحث پر توبات ہو نہیں سکتی۔ شروع کرتا ہوں اس بات سے کہ:

اٹ سٹ بھکڑا کوار گندل

وارث شاہ میاں اسال ہور بھی بوڑیاں جاندے ہاں

میں جو بات کر رہا تھا وہ تھی D.A.P کھاد کی import کے بارے میں۔ آپ ہندوستان اور پاکستان کا comparison and contrast کر لیں وہاں پر وہی ملٹی نیشنل کمپنیاں ہیں جو ہماس پر ہیں وہاں پر بھی وہی brand ہیں تو پھر قیمتیوں میں دس گناہ کیوں ہے۔ اس لئے ہے کہ ہندوستان میں لوگ بکتے نہیں ہیں۔ انہوں نے ان ملٹی نیشنل کمپنیوں کو پابند کر رکھا ہے کہ raw material اور کھادیں دے کر آج تک ان کے لائنسوں کی تجدید ہوتی رہی ہے کسی نے ان کو پابند نہیں کیا کہ آپ کھادیں

یہاں پر بنائیں۔ یہی وجہ ہے کہ ملٹی نیشنل کمپنیاں ہمارا استھصال کر رہی ہیں اور دوسرا استھصال اس میں یہ ہے کہ کوئی ریکارڈ ہی نہیں ہے کہ کب وہ import کرتے ہیں کتنی import کرتے ہیں۔ میرا مطالبہ یہ ہو گا کہ جب بھی import ہو اس ایوان کو مطلع کیا جائے۔ بوری پر لکھا جائے کہ کب کھاد import ہوتی ہے اور اس کی وقت کیا قیمت تھی اور میں دعویٰ کے ساتھ اب بھی یہ بات کہتا ہوں کہ جو subsidy وزیر خزانہ نے مقرر کی ہے وہ کاشتکاروں تک نہیں پہنچ سکے گی۔ میں یہ challenge کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ یہ کیسے پہنچ گی؟ جب پہنچے گی تو میں اپنا challenge اپنے لے لوں گا۔

دوسری بات میں پانی کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں کہ مختلف علاقوں میں پانی کی شرح مختلف ہے water allowance ہے اور غیر منصفانہ تقسیم ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہندوستان نے ہمارے حصے میں آئے ہوئے دریاؤں کے چنانچہ اور جملہ project hydel ہاں پر ڈیم بنانے کا 8 ہزار کیوں سک روزانہ کا پانی کم کر دیا ہے۔ یہ ولڈ بنک کی روپورٹ ہے میری روپورٹ نہیں ہے اور یہ جو جرنیلی طفیلی کی آٹھ سالہ حکمرانی گزر گئی ہے یا یہ جو جرنیل ہمارے بجٹ کا 8 فیصد کھار ہے ہیں وہ اپنا پانی ان دریاؤں سے واپس کیوں نہیں لے رہے۔ اس لئے میرا یہ بھی مطالبہ ہے کہ وہ پانی واپس لیا جائے۔ آپ نے مجھے جو دو منٹ عنایت فرمائے ہیں ان کا شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جتنا پانی دو اتنا آبیانہ لو۔ یہ کاشتکاروں کا 75 فیصد آبادی کا مطالبہ ہے کہ جتنا پانی دو اتنا آبیانہ لو۔ یہ انتہائی ظلم کی بات ہے کہ کاشتہ اور غیر کاشتہ زمین پر آبیانہ ایک ہی ہے۔ ہندوستان کا مقابلہ کروں گا تو شاید آپ کی کھنثی پھر بچ جائے۔ میں اسی بات پر اپنی بات کو ختم کر دیتا ہوں کہ چاہے موگوں پر میٹر لگا دیں جتنا پانی دو اتنا آبیانہ لو۔ 42 قسم کے ہم لوگ ٹیکس ادا کر رہے ہیں اور کاشت کاروں کو پانی بھی نہیں ملتا ہے۔ water allowance کا جو rate ہے وہ بھی غیر منصفانہ ہے۔ یہ بھی مختلف علاقوں میں مختلف ہے اور discrimination ہے disparity ہے اس پر بھی کوئی کمیٹی بنائی جائے جو اس پر غور کر سکے اور پانی کی منصفانہ تقسیم ہو اور پچھلی حکومت نے flat rate مقرر کر کے کاشت کاروں پر جو ظلم ڈھایا ہے اس ظلم کو ختم کیا جائے۔

جانبِ قائم مقام سپیکر: جی، شکریہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جتنا نہری پانی ہم کو ملتا ہے ہم اتنا ہی آبیانہ دیں گے اس سے زائد آبیانہ اگر لگایا جائے گا تو یہ لاکھوں لوگ، 75 فیصد لوگ جو دیہاتوں میں آباد ہیں جن کی دال روٹی جن کی زندگی کی ڈور ڈیڑھ ایکڑ سے پانچ ایکڑز میں تک لگی ہوئی ہے وہ تمام لوگ باہر نکل آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں شکریہ۔ (قطع کلامیاں دیکھیں مجھے ایوان کو order in House کو اس کے مطابق چلانے دیں۔ آپ کی بہت مریانی ہو گی۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں میں کوشش کرتا ہوں کہ سب ممبر ان کو ٹائم دوں۔ House وقت پندرہ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے اور محترم وزیر خزانہ سے یہ گزارش ہے کہ wind up speech کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! ایک منٹ اور دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب ایک منٹ کی بات ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب والا! بات تو مکمل ہونے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کو میں نے کہا ہے کہ آپ پلیز بیٹھ جائیں۔ وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ---

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ Bill اور Money Bill پاس ہو چکے ہیں لیکن sufficient time یہاں پر معزز اکیں کو نہیں دیا گیا کہ وہ اس پر کوئی comment کریں اور اپنی productive آراء دیں تاکہ مناسب تر ایمیں کے ساتھ بجٹ پاس ہو سکے۔ اب آج دو گھنٹے پہلے ضمنی بجٹ پیش کیا گیا ہے جو کہ ضمنی بجٹ کے تحت اربوں روپے جو کہ

سابقہ حکومت نے خرچ کئے ہیں۔ اس کی منظوری لی گئی ہے۔ ضممنی بجٹ میں یہ historical trend رہا ہے کہ ضممنی بجٹ ہر سال بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ ضممنی بجٹ کی مد میں صرف اس وقت خرچ ہو سکتا ہے جب کوئی national disaster ہو، گرنہ روٹین کے اخراجات حکومت fore see کرتی ہے اخراجات کی ساری مدت کے لئے تخمینہ لگایا جاتا ہے اور اس کی بنیاد پر پھر بجٹ بنتا ہے۔ میں یہ عرض کروں کہ اتنا بڑا quantum of amount بجٹ کے تحت ہم سے پاس کروایا جا رہا ہے۔ میں یہ عرض حکومت نے سرف کر دیا اور اب ضممنی بجٹ کے اندر پچھلی کروں کہ صوبہ پنجاب کو ایک اچھی روایت قائم کرنی چاہئے اسے realistic assessment of budget کرنی چاہئے اور بجٹ کو rational expenditure بنانا چاہئے اور ایسے ضممنی بجٹوں کو پاس نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! Supplementary budget کے حوالے سے میں آئندہ کے لئے یہ عرض کروں، ہونا تو یہ چاہئے کہ یہ بجٹ پاس ہی نہیں ہونا چاہئے لیکن یہ expenditures کر دیئے گئے تو کم از کم پنجاب اس اچھی روایت کو قائم کرے اور مستقبل کے اندر یہ جو لامبا ہی اخراجات پنجاب کی غریب عوام کے کندھوں پر ڈال دیئے جاتے ہیں اس کا سلسلہ روک دیا جائے اور budget size کو curtail کیا جائے۔

جناب محمد معین ولوپونٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر! بت شکریہ، میں سمجھتا ہوں کہ پھر یہ بحث شروع ہو جائے گی۔ وٹو صاحب! پلیز، مریبانی آپ کی۔ (قطع کلامیاں) آپ سب دوستوں کی بہت مریبانی۔ بیٹھیں! کل میں آپ سب دوستوں کو first time موقع دوں گا۔ جی، وٹو صاحب!

جناب محمد معین ولوپونٹ آف آرڈر: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ یہ ہے جس کی طرف میں آپ کے توسط سے وزیر آپاشی کی فوری توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ قصور سب ڈویلن سے ایک نہ نکل کر منڈی احمد آباد اور دیپاپور کے باقی علاقے کو سیراب کرتی ہے۔ وہ بار ڈرایریا سے گزرتی ہے جہاں آرمی والوں نے پائپ لگائے ہوئے ہیں کہ جنگ کے دنوں میں point of view کے defence کو pressurize کر رہے ہیں کہ وہ دیتے ہیں لیکن اب ہمیں پتا چلا ہے کہ آرمی والے مکملہ نہروالوں کو

پانچھوکلیں حالانکہ آج کل کوئی ایسی صورتحال نہیں ہے۔ پانچھوکلے ہی قلت ہے اس لئے میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ میربانی کر کے اس مسئلہ پر فوری توجہ دیں اور وہ پانچھوکلے کسی طرح نہ کھلنے دیں کیونکہ کاشت کاروں کو پہلے ہی ٹیل پر پانچھوکلے نہیں مل رہا، اس سے اور کمی ہو جائے گی۔ یہ میری گزارش ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت مر بانی۔ جی، ذوالفقار صاحب!

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ چونکہ ہمیں پہلے موقع نہیں ملا تھا ہم اپنے ضلع کے بارے میں تھوڑی سی آگاہی کرنا چاہتے ہیں کہ وہاں پر کیا ضروریات ہیں تاکہ بحث میں کچھ حصہ رکھا جائے۔ میں پاکستان کے اس خطے کی نمائندگی کر رہا ہوں جو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میری معزز ممبر ان سے یہ گزارش ہے کہ میں نے جس طرح بار بار بات کی ہے کہ اس اسمبلی کے اندر میں نے جو سب سے زیادہ positive چیز دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہاں پر تمام معزز ممبر ان اس ہاؤس میں اس بحث کے اندر حصہ ڈالنا چاہتے ہیں تو کل کی ہاؤس کی کارروائی میں صرف ووٹنگ ہونی تھی اور ختم ہو جانی تھی لیکن میں اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے کل میں zero hour کروں گا۔ ہاؤس کا کوئی ٹائم نہیں ہو گا، جو جو معزز ممبر بات کرنا چاہے گا جب تک وہ بات نہیں کر لے گا یہ ہاؤس بیٹھا رہے گا اور کل اپنی تسلی سے بات کر لیں کیونکہ اب ٹائم کا مجھے ایک مسئلہ ہے۔ ذوالفقار صاحب! کل opening speech کے لئے میں نے ابھی ایک ساتھی کو کہا ہے، دوسری speech میں آپ سے کرواؤ گا۔ اب میری گزارش یہ ہے کہ اس کے بعد گنجائش کوئی نہیں رہ جاتی۔ اب میں محترم فناں منسٹر صاحب سے wind up speech کے لئے گزارش کروں گا۔

ضمی بحث بابت سال 2007-2008 پر وزیر خزانہ کی اختتامی تقریر

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کاڑہ): شکریہ، جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنی طرف سے، وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے اور کابینہ کی طرف سے تمام معزز ممبر ان کا بے حد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے پچھلے سال کے ضمی بحث 2007-2008 کو نہایت غور سے پڑھا اور اپنی مفید آراء سے نوازا۔ معزز ممبر ان نے financial irregularities کی بات کی۔ یہ بات درست ہے کہ

پچھلی حکومت نے کیس اور ممبران کی نشاندہی پر پنجاب کا بینہ financial irregularities نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ ہم ایک سپیشل آڈٹ کروائیں گے جو district government level پر جاری ہے جو کہ آڈٹر جزل آف پاکستان کے ذریعے کرایا جا رہا ہے اس کے بعد ایک third party audit بھی کروایا جائے گا اور اس میں جو لوگ ذمہ دار نہیں گے انشاء اللہ ان کے خلاف کارروائی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں نے wind up speech on annual budget کی تھی اس میں یہ کہا تھا کہ ہم انشاء اللہ آئندہ pre-budget session کریں گے اور جس طرح سب معزز ممبران اس دفعہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ بجٹ بیور و کریٹس کا بنا ہوا نہیں ہے، یہ politicians کا بنا ہوا ہے، ہماری پالیسی کے مطابق بنا ہے۔ آئندہ جو بجٹ بنے گا وہ جیسے ہم نے تشکیل تمام معزز ممبران کی مرضی اور ان کی آراء سے کریں گے اور انشاء اللہ ہر ممبر یہ محسوس کرے گا کہ یہ بجٹ اسی نے بنایا ہوا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آخر میں، میں آپ سب معزز ممبران کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے اتنا اس بجٹ میں حصہ لیا اور یہ بھی آپ کو یقین دہانی کر داتے ہیں کہ آئندہ سال میں actively انشاء اللہ کو قائم رکھتے ہوئے financial discipline یا supplementary expenditures وہی ہوں گے جو کہ نہایت ضروری ہوں گے اور یہ بجٹ اس کو مد نظر رکھ کر بنایا ہے کہ minimum expenditures ہوں گے جو اس وقت arise ہوں گے۔ آپ نے یہ دیکھا ہے کہ پچھلا supplementary budget، ہم expenditures پر چھوڑ دیا گیا کہ یہ budget or during the year کریں گے جو بجٹ میں شامل نہیں تھے لیکن جیسے ابuz صاحب نے فرمایا ہم آئندہ انشاء اللہ اس کو minimize کریں گے اور کوشش کریں گے کہ کم سے کم ہوں۔ بت شکریہ supplementary expenditures

جناب قائم مقام سپیکر: بت شکریہ، آج کی کارروائی مکمل ہو گئی ہے لہذا اب اجلاس بروز ہفتہ مورخ 28 جون 2008 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے اس روز ضمنی مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری ہو گی اور جس طرح میں نے پہلے کہا تھا کہ اس کے بعد zero hour ہے۔ آپ اپنے اپنے نام

سیکرٹری اسsemblی صاحب کو نوٹ کر دیں۔ جو لسٹ یہاں پر بنے گی اور جو serial number ہو گا، اسی طرح میں بلاوں گا اور اسی حساب سے چلاوں گا اور جب تک تمام ممبر ان کی لسٹ ختم نہیں ہو جاتی، انشاء اللہ کل کا ہاؤس چلے گا۔ بہت شکریہ۔